الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۹ فروری ۱۹۹۶ء شمارہ ۶

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے

"اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کے لئے ایسا طیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب طیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔

اے سعادت مند لوگو تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لا شریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجالاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دل کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے، ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کو دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں۔ اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کی رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں"۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ [مطبوعہ لندن] صـ ۶۳)

رمضان کا مہینہ
مومن کے لئے سب سے زیادہ محفوظ مہینہ ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۶ جنوری ۱۹۹۶ء)

لندن (۲۶ جنوری) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے روزوں کی فضیلت کے مضمون کو قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبوی ؐ کی روشنی میں تفصیل سے بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ رمضان کے فوائد اور برکتوں کا سب سے زیادہ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تھا۔ اس حوالہ سے حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعض احادیث پیش فرمائیں اور بتایا کہ جو شخص ایمان اور اخلاص کے ساتھ روزے رکھتا ہے اس کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ حضور نے بتایا کہ تہجد کی نماز خصوصیت سے رمضان سے تعلق رکھتی ہے۔ اس پہلو سے روزہ رکھنے والوں کے لئے تہجد میں داخل ہونے کا ایک راستہ کھل جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بچوں کو بھی سحری کے لئے اٹھنے کی عادت ڈالیں اور جو روزہ نہیں رکھ سکتے وہ اس وقت نوافل ہی پڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حدیث کے حوالے سے بتایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دئے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ رمضان کے مہینہ میں کوئی بھی ایسا نہیں ہو گا جو کوئی برا کام کرے۔ بلکہ یہ خوش خبری ان مومنوں کے لئے ہے جو قرآن اور حضرت محمد ؐ رسول اللہ کی اطاعت کے دائرے میں رہتے ہیں۔ رمضان ان کے لئے اتنی نیکیوں کا پیغام لاتا ہے اور اتنے تقویٰ کی تعلیم دیتا ہے کہ ان کے لئے ممکن ہی نہیں رہتا کہ وہ کوئی ایسی حرکت کریں جو انہیں دوزخ کی طرف لے جائے۔ رمضان کا مہینہ مومن کے لئے سب سے زیادہ محفوظ مہینہ ہے کیونکہ ہمہ وقت اس کی توجہ اس طرف رہتی ہے کہ میں اس مہینہ میں نیکیاں کما کر گزاروں اور بدیاں جھاڑ کر گزاروں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر انسان کا ایک شیطان ہے جو اس کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ مومن کا وہ شیطان رمضان میں جکڑا جاتا ہے۔ اس کو مستقل جکڑنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ جہنم کا دروازہ ان لوگوں کے لئے کھل جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور قرآن کے دائرے سے باہر زندگی بسر کرتے ہیں۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

رمضان المبارک کے بابرکت آغاز کے ساتھ ہی سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرمعارف درس القرآن کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ یہ درس القرآن جمعہ کے علاوہ ہر روز ساڑھے گیارہ بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک ہوتا ہے۔ درس کے دنوں میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی نشریات کا آغاز ہی اس بابرکت پروگرام سے ہوتا ہے۔ اکناف عالم میں لاکھوں ناظرین اس ایمان افروز پروگرام کے لئے گوش برآواز بنے ہوتے ہیں اور مسجد فضل لندن میں وقت سے پہلے ہی احباب کی آمد کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ خواتین بھی مسجد فضل لندن سے ملحقہ نصرت ہال میں بیٹھ کر اس مجلس سے فیضیاب ہوتی ہیں اور جو کسی مجبوری کی وجہ سے یہاں حاضر نہیں ہوسکتے وہ اپنے اپنے گھروں میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ یہ درس سنتے اور دیکھتے ہیں۔ فیض عام کا ایک عجیب سلسلہ ہے جو دور و نزدیک شادابی اور سیرابی پھیلاتا چلا جاتا ہے۔

ہفتہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۶ء

حسب معمول آج بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس منعقد ہوئی۔ پہلے کچھ بچیوں نے علیحدہ علیحدہ نظمیں پڑھیں اور اسکے بعد بچوں اور بچیوں کے درمیان حضور انور ایدہ اللہ نے بیت بازی کا مقابلہ کرایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے پہلے بچوں سے رمضان المبارک کے بارہ میں پوچھا اور پھر آخر میں خود رمضان المبارک، روزہ اور تہجد کے بارہ میں بتایا۔

اتوار ۲۱ جنوری ۱۹۹۶ء

آج انگریزی دان احباب کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس سوال و جواب ہوئی۔ اس مجلس میں دو انگریز احمدی احباب اور ایک عیسائی خاتون ڈاکٹر نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین کے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

★ حدیث میں آتا ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ کیا ایسا صرف روزہ داروں کے لئے ہوتا ہے یا سب انسانوں کے لئے؟

★ رمضان کے دوران ڈاکٹروں کو مریضوں کی نگہداشت کے سلسلہ میں کن امور کا خیال رکھنا ضروری ہے (غیر مسلم انگریز ڈاکٹر کا سوال)

★ غیر معمولی طور پر طویل دن رات کے علاقوں ـ قطب شمالی اور قطب جنوبی میں ـ روزہ کے اوقات کیسے متعین ہونگے؟

★ کیا BLACK HOLE کے مقابل پر WHITE HOLE کا بھی کوئی تصور اور وجود ہے؟

★ EUTHANASIA کے بارہ میں آجکل عام بحث ہو رہی ہے۔ اس بارہ میں اسلامی نظریہ کیا ہے؟ (غیر مسلم انگریز ڈاکٹر کا سوال)

★ بچہ کی پیدائش سے قبل، بچوں کی زندگی کو بچانے کی خاطر، ان پر اپریشن کرنے کے بارہ میں اسلام کی راہنمائی کیا ہے؟ (غیر مسلم انگریز ڈاکٹر کا سوال)

★ کیا جماعت احمدیہ کو CIA اور اس نوعیت کے اداروں کی نقصان دہ سرگرمیوں کے بارہ میں فکرمند ہونے کی ضرورت ہے؟

سوموار ۲۲ جنوری ۱۹۹۶ء

آج سے رمضان المبارک کا آغاز ہوا۔ رمضان المبارک کے خصوصی پروگرام کے مطابق آج سے حضور انور ایدہ اللہ کے درس قرآن مجید کا آغاز ہوا۔ اس درس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران کی آخری دو آیات کی تفسیر بیان فرمائی۔ دوران درس ضمنی طور پر آپ نے دو امور کی طرف توجہ دلائی۔

(۱) آپ نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ سے احباب جماعت نماز جنازہ غائب کے لئے حضور سے درخواست نہ کیا کریں۔ اس سے ایک نئی رسم پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ احباب صرف اطلاع دے دیا کریں، حضور جس کی نماز جنازہ پڑھنا مناسب خیال فرمائیں گے، خود ہی پڑھا دیا کریں گے۔

(۲) جماعت کو بیرونی دشمنوں سے نیز اندرونی طور پر سازش کرنے والوں سے خبردار رہنا چاہئے اور کوشش کرکے ایسا نظام جاری ہونا چاہئے جس سے ان امور کی نگرانی کی جاسکے۔

منگل ۲۳ جنوری ۱۹۹۶ء

آج کے درس القرآن میں حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النساء کی بسم اللہ کے بعد اگلی دو آیات کی تفسیر بیان فرمائی۔ درس کے دوران حضور ایدہ اللہ نے مندرجہ ذیل امور پر روشنی ڈالی۔

★ سورۃ النساء کا سورۃ البقرہ سے تعلق۔ ★ حضرت آدم و حوا کے بارہ میں بائبل اور قرآن کے بیان کا فرق۔ ★ انسان کے پیدائشی گنہ گار ہونے کے بارہ میں قرآن اور بائبل کا نظریہ۔ ★ عورت کے مقام کے بارہ میں اسلام اور عیسائیت کا مختصر موازنہ۔ ★ نفس واحدہ سے نسل انسانی کی تخلیق۔ ★ انسانی تخلیق اور اس کے مختلف مراحل۔ ★ نفس اور خلق کے معانی۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

کچھ تو خوف خدا کرو لوگو

جب کوئی قوم نور نبوت سے اعراض کرتے ہوئے اپنے آپ کو اس سے دور کر لیتی ہے اور تاریکیوں پر راضی رہتی ہے تو دن بدن اعتقادی اور عملی خرابیوں میں بڑھتے چلے جانا اور طرح طرح کی ظلمات میں بھٹکنا اس کا مقدر بن جاتا ہے۔ اس زمانہ میں منکرین فیضان ختم نبوت کا بھی یہی حال ہے۔ یہ لوگ ایسے اندھیروں میں مبتلا ہیں اور ان کی حرکات ایسی گھناؤنی اور مفسدانہ ہیں کہ انہیں دیکھ کر نہایت افسوس ہوتا ہے کہ ان میں کچھ بھی خوف خدا باقی نہیں رہا۔ احمدیت کی دشمنی میں یہ لوگ اس قدر آگے بڑھ گئے ہیں کہ کھلم کھلا خدا اور اس کے رسول کے مقدس ناموں کی توہین پر دلیر ہو گئے ہیں اور اگر کسی احمدی کے مونہہ سے اللہ کا نام سن لیں یا اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھتا ہوا دیکھ لیں یا قرآن مجید کی کسی آیت کا کوئی قطعہ یا سٹکر اس کے پاس سے دریافت ہو تو دشمنی اور عداوت سے اسے مارنے اور سزا دینے پر تیار ہو جاتے ہیں۔

گزشتہ دنوں ہمارے ایک نہایت مخلص اور محنتی وکیل چوہدری محمد عیسیٰ خان ساہی صاحب ایڈووکیٹ ایک جماعتی مقدمے کی پیروی کے لئے منڈی بہاؤالدین میں مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش ہوئے۔ وہاں جج صاحب نے آئندہ تاریخ دیتے ہوئے ان سے پوچھا کہ کیا وہ فلاں تاریخ پر حاضر ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے جواباً کہا کہ "انشاء اللہ پیش ہو جاؤں گا۔" ان کے منہ سے "انشاء اللہ" کے الفاظ کا نکلنا تھا کہ عدالت میں موجود مُلّاں شدید اشتعال میں آ گئے اور انہوں نے وہیں ان کے خلاف ۲۹۸۔سی کے تحت مقدمہ درج کرنے کی درخواست دے دی جس پر عدالت نے انہیں سمجھا بجھا کر چپ کروایا۔ بعد ازاں انہی لوگوں نے یہی درخواست ڈپٹی کمشنر کو دی اور اب وہ ڈسٹرکٹ اٹارنی کے پاس زیر غور ہے۔

اور الفضل کے اسی شمارہ میں ایک احمدی کے اپنے موٹر سائیکل پر "الیس اللہ بکاف عبدہ" (یعنی کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں) کا سٹکر لگا ہوا دیکھ کر ان دشمنان دین مولویوں کے اشتعال اور اس احمدی کے تعاقب اور اس کے خلاف مقدمہ درج کرانے کے لئے انکی بھاگ دوڑ کی خبر بھی اس امر پر مزید ایک تازہ شہادت ہے کہ یہ منکرین نبوت مولوی اور ان کے ساتھی کس حد تک اخلاقی و روحانی پستی کا شکار ہو چکے ہیں۔ برصغیر کے معروف شاعر جناب اکبر الہ آبادی نے کہا تھا

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی معاشرہ بے خدا ہو جائے، الٰہی تعلیمات اور آسمانی قدروں سے دور جا پڑے تو وہ ایسی ہی ذلیل حرکتوں پر اتر آیا کرتا ہے۔ اس وقت خدا کا نام لینے والے خدا کے حکموں پر عمل کرنے والے اور نیکیوں کی ترغیب و تلقین کرنے والے ان بے عمل مفسد اور شریر لوگوں کے مظالم کا اسی طرح نشانہ بنا کرتے ہیں۔ یہ ملاں ان مظالم کا عذر یہ رکھتے ہیں کہ احمدیوں کے عقیدے بد ہیں۔ اس لئے ہم ان کے بد عقائد کی انہیں سزا دیتے ہیں۔ ان کا یہ دعویٰ سراسر غلط ہے۔ اول تو عقائد کا تعلق دل سے ہے اور دلوں کے حالات سے انہیں آگاہی نہیں۔ صرف اللہ ہے جو عالم الغیب والشھادۃ اور علیم بذات الصدور ہے جو جانتا ہے کہ کسی کے دل میں کیا ہے اور اسکی زبان اور اس کے اعمال و افعال اس کے دلی عقائد سے ہم آہنگ ہیں یا ان سے مختلف ہیں۔ اس لئے محض اس بات پر کہ کسی کے دل میں کیا عقیدہ ہے کسی کو سزا دینے کا کوئی بھی اختیار کسی انسان کو نہیں۔ ہم اس وقت اس بحث میں نہیں جاتے کہ ہمارے عقائد نیک ہیں یا بد بلکہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ عقائد جب عمل کی صورت میں ڈھلتے ہیں تو درحقیقت وہ اعمال ہیں جن کی بنا پر یہ ملاں اور حکومت احمدیوں پر سزائیں وارد کرتے ہیں۔ وہ اعمال کیا ہیں؟ کلمہ پڑھنا، نماز پڑھنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، کلمہ طیبہ اور قرآن مجید کی آیات کے خوبصورت قطعات آویزاں کرنا، السلام علیکم کہنا، انشاء اللہ کہنا، بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا وغیرہ۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ سب امور نیک اعمال ہیں یا بد اعمال؟ اگر یہ نیک اعمال ہیں تو ان اعمال کی وجہ سے جب احمدیوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا ہے تو دشمنی کس سے ہوئی؟۔ ان نیک اعمال سے۔ اگر اذان دینا، سلام کہنا، انشاء اللہ کہنا، آیات قرآنی کی تلاوت کرنا، درود پڑھنا وغیرہ۔ یہ سب اعمال و افعال سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو ان اعمال کے بجالانے والوں سے دشمنی کا سلوک کیا درحقیقت سنت رسولؐ سے دشمنی نہیں؟ تعجب ہے کہ اس کے باوجود یہ لوگ خود کو اہل سنت کہنے پر مصر ہیں۔ پس اب یہ حقیقت روز بروز خوب کھل کر اور نتھر کر سامنے آ رہی ہے کہ احمدیت کے دشمن مُلّاں احمدیوں کے نہیں بلکہ خدا اور اس کے رسولؐ کے دشمن ہیں اور انکی لڑائی احمدیت سے نہیں بلکہ خدا اور اس کے رسولؐ سے ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:

> "سو یقیناً سمجھو کہ تم مجھ سے نہیں بلکہ خدا سے لڑ رہے ہو۔ کیا تم خوشبو اور بدبو میں فرق نہیں کر سکتے۔ کیا تم سچائی کی شوکت کو نہیں دیکھتے۔ بہتر تھا کہ تم خدا تعالیٰ کے سامنے روتے اور ایک ترساں اور ہراساں دل کے ساتھ اس سے میری نسبت ہدایت طلب کرتے اور پھر یقین کی پیروی کرتے، نہ شک کی اور وہم کی۔"

کچھ تو خوف خدا کرو لوگو   کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

احادیث النبی ﷺ

❀ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو اس میں میں کیا دعا مانگوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ تم یوں دعا کرنا، اے میرے خدا تو بخشنے والا ہے۔ بخشش کو پسند کرتا ہے۔ مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کر دے۔

❀ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ اَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَنْ اَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلٰوةِ الضُّحٰى وَبِاَنْ لَا اَنَامَ حَتّٰى اُوْتِرَ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلوٰۃ الضحٰی)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تاکید فرمائی جن کو میں زندگی بھر نہیں چھوڑوں گا۔ ایک آپؐ نے یہ فرمایا کہ میں ہر مہینے میں تین روزے رکھوں، دوسرے چاشت کی نماز پڑھوں، تیسرے وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں۔

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے ایک اور حدیث کا ذکر کرتے ہوئے جس میں روزوں کو عبادت کا [illegible]زہ قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا کہ عبادت کا وسیع مفہوم جس میں بندگی بھی شامل ہے جیسا کہ رمضان سکھاتا ہے ویسا اور کوئی مہینہ نہیں سکھاتا۔ دوسرے یہ کہ رمضان میں ایسا جوش اور گرمی پیدا ہوتی ہے کہ عبادت کی لذت پانی ہو تو روزوں سے داخل ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف احادیث کے مضامین کو وضاحت سے سمجھاتے ہوئے روزہ کے طبّی لحاظ سے فوائد کا بھی مختصراً ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ محققین گہری تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ روزے صحت کا ضامن ہیں۔ حضور نے معدے کی تیزابیت کے لئے ہومیو نسخہ بھی بتایا۔

خطبہ کے آخری حصہ میں حضور ایدہ اللہ نے ایم ٹی اے کے متعلق بتایا کہ خدا کے فضل سے ایک ایسے ٹرانسپانڈنٹ کے لئے معاہدہ ہو گیا ہے جو بہت طاقتور ہے اور نصف کرہ ارض کو اس کی بیم Cover کرتی ہے۔ اور اس سے پہلے سے زیادہ روشن اور صفائی سے پروگرام دیکھے جا سکیں گے۔ حضور نے بتایا کہ امریکہ کے لئے مستقل انتظام کے سلسلہ میں بھی جو کوششیں کی جا رہی ہیں وہ اب آخری مراحل میں ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دعا کریں یہ مراحل بھی خیریت سے گزر جائیں تو وہ شمالی، جنوبی، وسطی امریکہ سارے پوری طرح Cover ہونگے اور پہلے سے بہت بہتر اور ۲۴ گھنٹے کا نظام ہو گا۔ حضور نے دعا کی کہ خدا کرے یہ رمضان ہمارے لئے ان معنوں میں ایسا سلامت گزرے کہ اس کے بعد ہر سال سلامت گزرتا چلا جائے۔

بقیہ:۔ مختصرات

بدھ ۲۴ جنوری ۱۹۹۶ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۳ کے نصف آخر کی نہایت عمدہ اور تفصیلی تفسیر بیان فرمائی۔ دوران درس آپ نے ★ زوج۔ ★ عورت کا مرد کی پسلی سے پیدا ہونا ★ دنیا کی عمر۔ ★ پہلا انسان۔ ★ ارحام اور ★ یتیم وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی۔

جمعرات ۲۵ جنوری ۱۹۹۶ء

آیت ۴ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے تعدد ازدواج کے بارہ میں سیر حاصل بحث فرمائی اور اس بارہ میں بعض متعصب مستشرقین کی تفاسیر کے حوالہ جات سنائے اور ان کی تردید دلائل سے فرمائی۔

جمعۃ المبارک ۲۶ جنوری ۱۹۹۶ء

آج درس القرآن نہیں ہوا البتہ پروگرام "ملاقات" میں ایک گذشتہ اردو مجلس سوال و جواب کا ریکارڈ شدہ پروگرام دوبارہ دکھایا گیا۔

نوٹ: درس القرآن کے معارف کو چند فقرات میں سمیٹنا ناممکن ہے اس لئے بہت ہی مختصر ارشادات پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ یہ نشاندہی ہو سکے کہ اس روز کے درس میں حضور انور نے کن موضوعات پر لب کشائی فرمائی ہے اور اس طرح احباب کو بعد میں اپنی ضرورت کی ٹیپ متعین کرنے میں سہولت اور آسانی ہو۔

(ع۔م۔ر)

(چھٹی قسط)

مسیحیت
ایک سفر حقائق سے فسانہ تک

Christianity —— A journey from facts to fiction

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ
کی معرکہ آراء انگریزی تصنیف کا اردو ترجمہ

[یہ اردو ترجمہ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی (سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل حال جرمنی) نے کیا ہے جسے ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے - مدیر]

باب دوم
گناہ اور کفارہ

اب ہم مسیحیت کے دوسرے بہت ہی اہم رکن کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ تاہم میں ایک بات شروع میں ہی واضح کر دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس دوسرے رکن کی جو تفصیل یہاں بیان ہوگی وہ ہوگی تو مستند عیسائی کتب سے ماخوذ لیکن اب سارے کے سارے عیسائی حضرات اس پر من وعن اسی طرح ایمان نہیں رکھتے۔ بعض جداگانہ کلیسیائی نظاموں سے تعلق رکھنے والے فرقے ایسے بھی ہیں جو اس بارہ میں اصل کلیسیا کی درشت اعتقادی روش سے متفق نہ ہوتے ہوئے اس روش سے قدرے ہٹ گئے ہیں اور انہوں نے اپنے رویہ میں کسی قدر نرمی پیدا کر لی ہے۔ اس کے باوصف یہ بات اپنی جگہ سولہ آنے درست ہے کہ "گناہ اور کفارہ" کے عقیدے میں کارفرما فلاسفی کو مسیحی مذہب میں راسخ الاعتقادی کے اعتبار سے بنیادی اصول یا رکن رکین کی حیثیت حاصل ہے۔

"گناہ اور کفارہ" کی مسیحی تفہیم اور اس کی تشریح کے اجزائے ترکیبی میں سے پہلا جزو یہ ہے کہ خدا بہرحال منصف مزاج اور عدل پرور ہے۔ وہ کانٹے کی تول پورے اور بہرطور مکمل انصاف کا نفاذ ضرور عمل میں لاتا ہے۔ وہ ازروئے عدل پوری سزا دئے اور عدل کا تقاضا عملاً پورا کئے بغیر انسانوں کے گناہ معاف نہیں کیا کرتا کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے یعنی سزا دئے بغیر ہی گناہ بخش دیا کرے تو اس کا یہ فعل عدل کا خون کرنے کے مترادف ہوگا۔ مسیحیوں کے نزدیک خدا تعالیٰ کی صفت عدل اس امر کو ناگزیر اور لابدی بنا دیتی ہے کہ کفارہ اور مسیحی نظریہ کو سو فیصد درست تسلیم کیا جائے۔

"گناہ اور کفارہ" کی مسیحی توجیہہ کا دوسرا جزو یہ ہے کہ انسان گناہ گار ہے یعنی وہ پیدا ہی گناہ گار ہوتا ہے۔ وجہ اس کی یہ بیان کی جاتی ہے کہ آدم اور حوا کے پہلے اور ابتدائی گناہ کی وجہ سے ان کی نسل کو گناہ ورثہ میں ملنا شروع ہوا اور اس وقت سے ملتا چلا آ رہا ہے۔ یعنی نسل آدم کے توارثی جرثوموں (Genes) میں گناہ منتقل ہوتا چلا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت سے ہی آدم کی تمام اولاد فطرۃً گناہگار پیدا ہوتی چلی آ رہی ہے۔

اس عقیدے کا تیسرا جزو یہ ہے کہ ایک گناہ گار انسان دوسرے گناہ گار انسان کا کفارہ ادا نہیں کر سکتا۔ کفارہ صرف اور صرف وہ ادا کر سکتا ہے جو فی نفسہ گناہ سے پاک ہو۔ کفارہ کی اس بنیاد سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عیسائیوں کی اپنی سمجھ اور تفہیم کے مطابق خدا کا کوئی نبی یا رسول خواہ وہ نیکی اور پارسائی میں درجہ کمال کے کتنا ہی قریب پہنچا ہوا تھا بنی نوع انسان کو گناہ سے پاک نہیں کر سکتا تھا۔ بالفاظ دیگر وہ انہیں گناہ اور اس کے نتائج و عواقب سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا تھا۔ وہ نبی یا رسول ہونے کے باوجود بیٹا تو بہرحال آدم ہی کا ہوتا تھا اس لئے وہ خود فطرت میں رچے ہوئے گناہ کے اثر سے بچا ہوا نہیں ہوتا تھا۔ جب وہ پیدا ہوتا تھا تو گناہ کا بیج اس کے اندر پہلے سے موجود ہوتا تھا۔

سادہ الفاظ میں یہ ہے اس سارے عقیدے کا لب لباب۔ اب رہا یہ سوال کہ پھر انسان گناہ سے نجات کیسے حاصل کرے؟ سو مسیحی عالموں کی طرف سے اس کا جو حل پیش کیا جاتا ہے اب ہم اس کی طرف آتے ہیں۔

بنی نوع انسان کی طرف سے کفارہ کی ادائیگی

اس عقدہ لاینحل کو حل کرنے کے لئے مسیحی عقیدہ کی رو سے خدا نے بالکل ایک نئی اپچ کا آئینہ دار منصوبہ اختیار کیا۔ یہ بات واضح نہیں ہے کہ اس نے اس بارہ میں اپنے "بیٹے" سے بھی مشورہ کیا تھا یا نہیں یا یہ کہ "باپ بیٹا" دونوں کو ایک ساتھ ہی یہ منصوبہ سوجھا یا پھر یہ کہ یہ منصوبہ تمام تر "بیٹے" ہی کی سوچ کا نتیجہ تھا اور بعد میں "باپ خدا" نے اسے قبول کر لیا۔

اس منصوبہ کے جو نمایاں خدوخال مسیح کے اس دنیا میں آنے پر منکشف ہوئے وہ یہ ہیں:۔

دو ہزار سال پہلے خدا کے بیٹے نے جو ازلی ہونے میں اس کا برابر کا شریک تھا ایک انسانی ماں کے بطن سے جنم لیا۔ "خدا کا بیٹا" ہونے کی حیثیت میں وہ کامل انسان اور کامل خدا ہر دو کی جملہ خصوصیات کو اپنے وجود میں جمع رکھتا تھا۔ مزید برآں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ ایک پاکدامن اور پارسا خاتون جس کا نام مریم تھا خدا کے بیٹے کی ماں بننے کے لئے منتخب کی گئی۔ وہ خدا کے اشتراک سے حاملہ ہوئی۔ اس لحاظ سے خدا کا حقیقی بیٹا ہونے کی حیثیت میں مسیح گناہ کے بغیر پیدا ہوا۔ اس کے باوجود کسی نہ کسی طرح اس نے اپنی انسانی شخصیت کو برقرار رکھا۔ اور پھر اس نے رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کر دیا کہ وہ تمام انسان جو اس پر ایمان لے آئیں گے اور اسے اپنا نجات دہندہ تسلیم کر لیں گے وہ ان کے موروثی گناہ کا تمام تر بوجھ خود اٹھا لے گا۔ دعویٰ یہ کیا جاتا ہے کہ ذہانت کی آئینہ دار اس پرحکمت تدبیر سے خدا کو اپنے کامل عادل ہونے کی ازلی صفت کے بارہ میں مفاہمت کے رنگ میں کسی تخفیف و تنقیص سے دوچار نہ ہونا پڑا۔

یہ یاد رہے کہ اس طریقہ واردات اور طرز عمل کے اختیار کرنے کے نتیجہ میں اصلاً یہ صورت حال پھر بھی قائم رہتی ہے کہ انسان خواہ کسی درجہ کا گنہگار ہو وہ بہرحال سزا کا مستوجب ٹھہرے گا اور خدا اپنے عدل کے تقاضوں میں سرمو فرق لائے بغیر گناہ گار سے اس کے گناہ کا بدلہ لینے کا مجاز رہے گا۔ پہلی صورت حال میں اور ڈرامائی تبدیلی لانے والی بعد کی صورت حال میں فرق صرف یہ ہے کہ سزا تو ملی مگر آدم کے بیٹوں اور بیٹیوں کو نہیں بلکہ "خدا کے بیٹے" مسیح کو ملی اور یہ مسیح کی رضاکارانہ قربانی ہی ہے جو اولاد آدم کا کفارہ ادا کرنے میں آلہ کار ثابت ہوئی۔ ورنہ نسل انسانی کے لئے خدائے منتقم کی مقرر کردہ سزا سے بچنے کا کوئی امکان نہ تھا۔

یہ منطق کتنی ہی عجیب کیوں نہ نظر آئے عقیدے اور اس کی تشریح کے مطابق واقعۃً ہوا یہی کہ مسیح نے رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کر دیا جس کے نتیجہ میں نسل آدم تو سزا سے بچ گئی لیکن مسیح کو ان گناہوں کی سزا بھگتنا پڑی جن کا اس نے سرے سے ارتکاب ہی نہیں کیا تھا۔

آدم اور حوا کا گناہ

آئیے ہم اس عقیدے کی روشنی میں آدم اور حوا کے قصہ پر دوبارہ نظر ڈال کر اس کا شروع سے ایک دفعہ پھر جائزہ لیں۔ اس عقیدے کا کوئی ایک پہلو بھی ایسا نہیں ہے جسے انسانی ضمیر اور منطق قبول کر سکے۔

سب سے اول تو نظریہ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ آدم اور حوا نے گناہ کیا اس لئے ان کی اولاد نسلاً بعد نسل ابدالآباد تک کے لئے گناہ گار قرار پاتی چلی گئی۔ گویا آدم اور حوا کا گناہ حیاتیات کے قدرتی نظام کے تحت یکدم ہی اگلی نسلوں میں منتقل ہونا شروع ہو گیا اور نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا چلا گیا۔ ابتدائے آفرینش سے جاری سلسلہ توالد و تناسل (Genetics) کی سائنس کی رو سے فوری طور پر ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس سائنس نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ اگر ایک انسان زندگی بھر نیک یا بد خیالات و اعمال کا پوری طرح پابند رہے اور اس میں کوئی فرق نہ آنے دے تو بھی وہ خیالات و اعمال نسل انسانی کی افزائش کے تناسلی نظام میں من و عن منتقل ہو کر اس میں اپنا دائمی نقش قائم نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر انسان کا اپنا انفرادی عرصہ حیات اتنا مختصر ہوتا ہے کہ وہ توالد و تناسل کے قدرتی نظام میں یکدم گہری اور انمٹ تبدیلیاں نہیں لا سکتا۔ انسانوں کے توارثی جرثومے یا عنصر (Gene) میں نئے خواص مرتسم ہونے اور پھر ان کے دائمی جڑ پکڑنے کے لئے لاکھوں سال درکار ہوتے ہیں۔

اسی پر بس نہیں اگر تخیل کی کسی انتہائی نامعقول اور ناقابل قبول کھینچا تانی کے ذریعہ انسان اس امر کو ذہن میں لے ہی آئے کہ ایسا عجیب و غریب اور بے ڈھب واقعہ حقیقۃً رونما ہوا تھا تو اسی انوکھی منطق کی رو سے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس سے الٹ اور یکسر متضاد واقعہ بھی رونما ہو سکتا ہے۔ یعنی اگر گناہ اس قدر فوری اور دیرپا اثر دکھا کر ابدالآباد تک کی نسلوں کو گناہگار بنا سکتا ہے تو پھر اس کے بالمقابل نیکی کو ایسے انقلاب انگیز اثر سے عاری کیوں قرار دیا جائے۔ اسی طرح یہ بھی تو تسلیم کرنا چاہئے کہ اگر ایک گناہ گار انسان توبہ کر کے نیکی کے راستہ پر پوری استقامت کے ساتھ گامزن ہو جائے اور انجام کار صحیح معنوں میں پاک صاف اور مطہر ہو جائے تو اس کی یہ نیکی نظام توالد و تناسل میں یک دم ریکارڈ ہو کر نوع انسانی کے تمام سابقہ گناہوں کے اثرات کو ہمیشہ ہمیش کے لئے محو کر سکتی ہے۔ اگرچہ سائنسی طور پر تو ایسا ہونا ممکن نہیں لیکن یہ خلاف حقیقت ہونے کے باوجود ایک نسبتاً متوازن تصور ہے اور زیادہ منطقی ہے بہ نسبت اس نظریہ کے کہ صرف گناہ کے میلان میں ہی یہ قوت اور تاثیر ہے کہ وہ نظام توالد و تناسل میں منتقل ہو کر اپنے اثر کو دوام بخش سکتا ہے جبکہ نیکی کا میلان قوت تاثیر سے عاری ہے۔

دوسرے یہ امر بھی قابل غور ہے کہ آدم اور اس کی ایک لغزش کا مسئلہ حل کرنے کی خاطر تجویز یہ کیا گیا کہ آدم کا گناہ سلسلہ توالد و تناسل کے ذریعہ آدم کی نسل میں منتقل ہوتا چلا گیا اور پھر خدا نے ہزاروں سال بعد "اپنے بیٹے" کی قربانی کے ذریعہ اس کا کفارہ ادا کر کے انصاف اور عدل کے تقاضا کو پورا کیا۔ سزا دہی اور کفارہ کے اس سلسلہ دراز سے حاصل کیا ہوا؟ اس پر غور کیا جائے تو اس کا ماحصل یہ نکلتا ہے کہ اس سے گناہ اور کفارہ کی اصل بنیاد از خود منہدم ہو جاتی ہے۔

سوچنے والی بات یہ ہے کہ اگر خدا کامل عادل اور پورا پورا انصاف کرنے والا ہے تو یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آدم اور حوا نے جو عارضی اور وقتی نافرمانی کی اور پھر دونوں اس سے تائب بھی ہوئے اس کی پاداش کے طور ان کی بعد میں آنے والی تمام نسلوں کو مردود بنا چھوڑا۔ جو گناہ آدم اور حوا نے کیا تھا اس پر انہوں نے ندامت کا اظہار کر کے توبہ بھی کر لی تھی، اور پھر اپنے اس گناہ کی انہیں سزا بھی مل گئی تھی اور وہ سزا تھی بھی بہت سخت کیونکہ انہیں بڑی ذلت کے ساتھ جنت سے نکال دیا گیا تھا۔ اب یہ کہاں کا اور کیسا انصاف ہے خدا کا کہ آدم اور حوا کے ذاتی گناہ کی انہیں سزا دینے کے باوجود اس کا انتقام کا جذبہ اس وقت تک ٹھنڈا نہیں پڑتا جب تک کہ پوری نسل انسانی کو کمال بے بسی سے دوچار کر کے انہیں اس قعر مذلت میں نہیں گرا دیتا کہ نظام توالد و تناسل کے تحت بلا استثناء سب کے سب گناہ گار پیدا ہوتے چلے جائیں۔ کون سا موقع یا امکان

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

باقی چھوڑا گیا تھا نسل آدم کے لئے کہ وہ گناہ اور اس کے اثر سے بچ سکے؟ اگر والدین کوئی غلطی کرتے ہیں تو ان کے معصوم بچے کیوں ہمیشہ کے لئے دکھ اٹھائیں اور ابدالآباد تک کے لئے خسران مبین میں مبتلا رہیں؟۔

جب یہ صورت احوال ہو تو کہنے والے کیوں نہ کہیں کہ خدا کیسے ناقص جذبہ انصاف کا مالک ہے کہ وہ ان لوگوں کو بھی سزا دیتا ہے جنہیں اس نے بنایا ہی ایسا ہے کہ وہ خواہ گناہ سے کتنی ہی نفرت کریں وہ گناہ کے ارتکاب سے بچ ہی نہیں سکتے۔ گناہ کو تو ان کی خلقت اور ساخت و پرداخت کا جزو لاینفک بنا دیا گیا ہے۔ آدم کے کسی بچے کے لئے کوئی موقع یا امکان ہے ہی نہیں کہ وہ معصوم بن سکے۔ اگر گناہ ایک جرم تھا تو منطق کی رو سے یہ مخلوق کا نہیں خالق کا جرم شمار ہونا چاہئے۔ ایسی صورت میں وہ کیسا انصاف ہے جو جرائم کو دوام بخشنے والے کی بجائے معصوموں کو سزا دینے کا تقاضا کرتا ہے؟

گناہ اور اس کے نتائج و عواقب کی مسیحی تفہیم سے کس قدر مختلف ہے قرآن کا اعلان جو کہتا ہے:

"لا تزر وازرة وزر اخریٰ (فاطر.۱۹)

اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔

"لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا" (البقرہ.۲۸۷)۔

اللہ کسی شخص پر سوائے اس (ذمہ داری) کے جو اس کی طاقت میں ہو کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

گناہ اور کفارہ کے مسیحی نظریہ سے اگر موازنہ کیا جائے تو قرآن مجید کے یہ اعلانات روح انسانی کے لئے سرمدی نغمگی سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔

اب ہم بائبل کے اس بیان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جس کا تعلق آدم اور حوا کے گناہ اور بطور پاداش انہیں ملنے والی سزا سے ہے۔ چنانچہ بائبل میں لکھا ہے۔

"پھر اس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے درد حمل کو بہت بڑھاؤں گا۔ تو درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔ اور آدم سے اس نے کہا چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔ تکلیف دہ مشقت کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اس کی پیداوار کھائے گا۔ وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹ کٹارے اگائے گی اور تو کھیت کی سبزی کھائے گا۔ تو اپنے منہ (چہرے) کے پسینہ کی روٹی کھائے گا جب تک کہ تو پھر زمین میں لوٹ نہ جائے اس لئے کہ تو اس سے نکالا گیا ہے۔ تو خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائے گا"۔

(پیدائش باب ۳ آیات ۱۶ تا ۱۹)

اس کے بالمقابل جدید تحقیق کی رو سے جب آدم اور حوا پیدا ہوئے اس سے بہت پہلے سے بنی نوع انسان زمین پر موجود تھے۔ خود مغربی سائنس دانوں نے زمانہ قبل از تاریخ سے تعلق رکھنے والے انسانوں کی بعض نعشیں یا ان کے بچے کھچے حصے دریافت کئے ہیں اور انہیں بعض نام دئے ہیں تاکہ وہ ان کی شناخت اور امتیاز کا ذریعہ بن سکیں۔ ان میں سے سب سے معروف وہ انسان ہیں جنہیں نئنڈرتھل (Neanderthal) کا نام دیا گیا ہے جو آج سے ایک لاکھ سال قبل سے لے کر ۳۵ ہزار سال قبل کے زمانہ میں اس زمین پر آباد تھے۔ ان کی آبادیاں زیادہ تر یورپ، مشرق قریب اور وسطی ایشیا کے علاقوں میں پھیلی ہوئی تھیں۔ اسی طرح پوری نشوونما پا کر بڑا ہونے والے ایک انسانی وجود کا ڈھانچہ دریافت ہوا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جب آدم اور حوا نے جنت میں اپنے عارضی اور مختصر قیام کا آغاز کیا وہ اس زمانہ سے بھی ۲۹ ہزار سال قبل اس زمین پر گھومتا پھرتا تھا۔ اس زمانے کے انسان جسمانی ساخت کے لحاظ سے بالکل ہماری طرح کے تھے اور وہ یورپ، افریقہ اور ایشیا میں رہتے تھے۔ بعد ازاں زمانہ برف (Ice Age) میں وہ شمالی اور جنوبی امریکہ میں بھی پھیل گئے۔ اسی طرح آسٹریلیا میں وہاں کے قدیم باشندوں کی مستند ثقافتی زندگی کا سراغ چالیس ہزار سال قبل کے زمانہ تک ملتا ہے۔

یہ تو ہمارے اپنے زمانہ سے نسبتاً قریب کے زمانوں کا ذکر ہے ورنہ حبشہ کے مقام پر ہیڈار (Hedar) سے ایک عورت کا ڈھانچہ ملا ہے جو بیس (۲۰) لاکھ نوے (۹۰) ہزار سال پرانا ہے۔ بائبل کے بیان کردہ سلسلہ وار تاریخی ادوار کی رو سے آدم اور حوا آج سے چھ ہزار سال پہلے گزرے تھے۔ آدمی جب پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھتا ہے تو اپنے ہی جیسے انسانوں کی [جنہیں سائنس کی مخصوص اصطلاح میں ہومو سیپینز (Homo Sapiens) کہا جاتا ہے] تاریخی قدامت دیکھ کر دنگ رہ جاتا ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

واقفین نو میں سے بہت گہرے محققین بھی تیار کئے جائیں۔

"ان سب پہلوؤں کے پیش نظر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب واقفین نو جو یورپ اور امریکہ میں رہتے ہیں ان کی ایک بڑی کھیپ تیار کی جائے۔ ان میں سے کچھ EGYPTOLOGIST بنیں کچھ دیگر جو آثار قدیمہ کے ماہرین مختلف دنیا میں کام کر رہے ہیں ان کے علوم سیکھیں۔ بڑے بڑے ماہرین کے ساتھ ان کی شاگردی بھی اختیار کریں۔ وہ زبانیں سیکھیں جن کی ضرورت ہے اور اگلے تیس چالیس سال کے عرصے کے اندر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت گہرے احمدی محققین پیدا ہو جائیں جو خدمت اسلام اور خدمت قرآن کے نظریہ کے ساتھ اپنی تحقیق کو آگے بڑھائیں۔" (درس القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۲ فروری (۲۱ رمضان المبارک) ۱۹۹۵ء) (مرسلہ وکالت وقف نو)

جاگ اے شرمسار آدھی رات
اپنی بگڑی سنوار آدھی رات

یہ گھڑی پھر نہ ہاتھ آئے گی
باخبر ۔ ہوشیار آدھی رات

وہ جو بستا ہے ذرے ذرے میں
کبھی اس کو پکار آدھی رات

اس کے دربار عام میں جا بیٹھ
سب لبادے اتار آدھی رات

دو گھڑی عرض مدعا کر لے
وقت ہے سازگار آدھی رات

باب رحمت کو کھٹکھٹانے دے
میرے پروردگار آدھی رات

شدت غم میں کچھ کمی کر دے
اب تو اے غمگسار آدھی رات

کھلتے کھلتے کھلیگا باب قبول
عرض کر بار بار آدھی رات

اپنے داتا کے در پہ آیا ہے
ایک امیدوار آدھی رات

ہوش و صبر و قرار کا دامن
ہوگیا تار تار آدھی رات

میری فریاد کا جواب تو دے
بول اے کردگار آدھی رات

بے کسوں کو تیری کریمی کا
آگیا اعتبار آدھی رات

اشک در اشک جھلملانے لگا
میرا قرب و جوار آدھی رات

کس لئے بے قرار ہے مضطر
کس کا ہے انتظار آدھی رات

(محمد علی)

کتابیں پڑھنے کے بعد لائبریری کو بھیج دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"افراد سے میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی زندگی میں (اور آپ سے میری مراد وہ دوست ہیں جنہیں علم کا شوق ہے اور کتابیں خریدتے ہیں) بہت سی کتب ایسی بھی خریدتے ہیں کہ جب پڑھ لیتے ہیں تو ان میں آپ کو کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس ایسے دوستوں کو سوچنا چاہئے کہ ایسی کتاب میں ایک ہزار دوسرے آدمیوں کو دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے وہ ایسی کتب (خلافت) لائبریری میں بھیج دیں۔ ان کا اپنا شوق تو پورا ہو گیا............

اگر ہماری ساری جماعت اس طرف توجہ کرے اور ساری جماعت سے مراد پاکستان کی جماعت نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتیں مراد ہیں جن میں کروڑ ڈیڑھ کروڑ سے بھی شاید زیادہ افراد ہوں۔ پس اگر دوست توجہ کریں تو ہمیں سال میں ایک لاکھ کتابیں آسانی سے مل سکتی ہیں۔ (روزنامہ الفضل ۲ مئی ۱۹۹۱ء)

(مرسلہ: صدر خلافت لائبریری کمیٹی ربوہ)

Earlsfield Properties
RENTING AGENTS
0181- 877 0762
PROPERTIES WANTED IN ALL AREAS FOR WAITING TENANTS

خطبہ جمعہ

غلبے سے مراد حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے نور کا غلبہ ہے جو باقی ادیان پر ہونا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۲ دسمبر ۱۹۹۵ء مطابق ۲۲ فتح ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

(سورہ الصّف: ۸ تا ۱۰)

ان آیات سے متعلق خطاب سے پہلے چند اعلانات ہیں ایک تو جماعت احمدیہ نائجیریا کا جلسہ سالانہ آج بائیس دسمبر سے شروع ہو رہا ہے، تین دن جاری رہ کر چوبیس دسمبر کو اختتام پذیر ہو گا۔ دوسرے جماعت احمدیہ West Coast U.S.A. کا سالانہ جلسہ آج بائیس دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے اور امیر صاحب یونائٹڈ اسٹیٹس مکرم ایم ایم احمد صاحب بھی خدا کے فضل سے وہاں شرکت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ یہ اس لئے بتانا ضروری تھا کہ ان کی طبیعت پیچھے کافی خراب رہی اور میں دعا کی تحریک بھی کرتا رہا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے خدا کے فضل سے شفا بخشی اور اتنی طاقت عطا فرما دی کہ واشنگٹن سے لاس اینجلیز کا سفر اختیار کیا اور اب وہ بنفس نفیس وہاں شمولیت فرما رہے ہیں۔

جماعت ہالینڈ کا ایک سالانہ تربیتی اجتماع ہے، وہ آج سے شروع ہو رہا ہے۔ تین دن تک جاری رہے گا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ سویٹزرلینڈ کا بھی ایک سالانہ تربیتی اجتماع ہے جو آج منعقد ہو رہا ہے، پچیس دسمبر تک جاری رہے گا۔ مجلس انصار اللہ انڈونیشیا کا سالانہ اجتماع اور مجلس شوریٰ آج سے شروع ہو رہے ہیں۔ پہلے دو دن اجتماع اور آخری روز شوریٰ کا انعقاد ہو گا۔ مجلس انصار اللہ ناروے کی پانچویں مجلس شوریٰ چوبیس دسمبر بروز اتوار منعقد ہوگی۔ ان تمام ملکوں کے امراء نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ ان کی طرف سے تمام دنیا کی جماعتوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پہنچایا جائے اور درخواست کی جائے کہ وہ ان اجتماعات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ ہر پہلو سے بابرکت بنائے اور جو برکتیں شامل ہونے والوں کو نصیب ہوں وہ دائمی ہوں، چند دن رہ کر ساتھ چھوڑ جانے والی نہ ہوں۔

آخری درخواست جو امیر صاحب جماعت جرمنی کی طرف سے موصول ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خطبہ جمعہ میں تبلیغ کی طرف دوبارہ احباب جماعت کو توجہ دلائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے خطبے کا اچھا اثر ظاہر ہوا تھا اور یہ ایسا مضمون ہے جس کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ امیر صاحب جرمنی نے اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ بہت محنت کے ساتھ تبلیغ کی ذمہ داری کو نبھانا شروع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ ایک ایک جماعت میں پہنچ رہے ہیں اور وہاں جا کر یا بعض جماعتوں کے مراکز بنا کر وہاں پہنچ رہے ہیں اور از خود بڑی محنت سے ان کے تبلیغی پروگراموں کا جائزہ لے رہے ہیں، نئے مشورے ان کو دے رہے ہیں اور اس طرح جماعت جرمنی میں ایک بہت بڑی تبلیغی مہم کا آغاز ہو چکا ہے جس میں کثرت کے ساتھ جرمن جماعت کے احمدی شامل ہیں۔ اس سلسلے میں وہ فرما رہے تھے انہوں نے خط بھی لکھا اور فون پر بھی درخواست بھیجی کہ میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ آپ براہ راست اگر کچھ کہہ دیں گے تو ہماری اس مہم کے حق میں ہوا چل پڑے گی۔

یہ امر واقعہ ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کو بھی کسی تحریک کی توفیق عطا فرماتا ہے تو جس طرح غیر معمولی طور پر لبیک لبیک کی آوازیں اٹھتی ہیں اور جماعت تیزی سے اس طرف چل پڑتی ہے ویسا اثر دوسری تحریکات میں نہیں ہے۔ اور یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خلافت احمدیہ کی ضرورت پر ایک نشان ہے، ایک دلیل ہے، ایک برہان ہے جس کا کوئی جواب نہیں۔ نہ عقلی طور پر، نہ مثال کے طور پر۔ دنیا بھر میں کسی آواز کو خدا نے وہ طاقت نہیں بخشی کہ وہ آواز اٹھے تو ساری دنیا کے کونے کونے سے نہ صرف زبانیں تائید کا اقرار کریں، اطاعت کا اقرار کریں بلکہ سارا جسم، سارا وجود اس کی تائید میں اپنے آپ کو اس طرح پیش کر دے جیسے وہ آدم کو سجدہ کرنے والا مضمون ہو۔ یعنی شرک سے ہٹ کر جو سجدہ بھی آدم کو جائز ہے وہ سجدہ خلافت سے تعلق رکھتا ہے اور انہی معنوں میں میں نے یہ مثال دی ہے اور خلافت احمدیہ حقہ کے لئے لازم تھا کہ خدا طبیعتوں میں وہی میلان سجدہ پیدا فرمائے جو آدم کے لئے ان معنوں میں تھا کہ چونکہ خدا کی آواز کی پیروی کر رہا ہے اس لئے اس کی اطاعت کرو۔ تو یہ ہمارا تجربہ اتنا وسیع ہے، پچھلے خطبہ میں مجھے یاد ہے جب وہ خطبہ دیا تھا جس میں کینیڈا کو بیدار کرنے کی کوشش کی تھی، جھنجھوڑا تھا، اس پر اس کثرت سے خط آئے ہیں مردوں، عورتوں اور بچوں کے کہ میں حیران ہو جاتا ہوں دیکھ کر، وہ کہتے ہیں ہم سے کوتاہی ہوئی جو سابقہ غفلتیں تھیں ان کو معاف کیا جائے، اب تو ساری جماعت میں ایک قسم کی سنسنی سی پھیل گئی ہے۔ ہر چھوٹا بڑا تبلیغ کے رستے ڈھونڈ رہا ہے اور بہت ہیں جو تبلیغ میں مصروف ہو چکے ہیں۔ تو اس پہلو سے مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کا مشورہ بالکل درست ہے لیکن یہ حسن اتفاق کہہ لیں یا تصرف الٰہی کہ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے یہ پہلے سے منتخب شدہ آیات تھیں یعنی ان کی باری ان آیات میں یہیں تھی جہاں یہ اس وقت موجود ہیں۔ گزشتہ جو سلسلہ جاری ہے نور کے خطبات کا اس میں جن آیات کو میں نے ترتیب دے رکھی تھی ان میں آج یہی آیت میرے پیش نظر تھی اور اسی آیت میں تبلیغ کا ذکر ہے اور اس آیت کے حوالے سے خواہ امیر صاحب جرمنی مجھے توجہ دلاتے یا نہ دلاتے مجھے لازماً یہ ذکر کرنا ہی تھا۔ پس اس پہلو سے میں اب اس آیت کی طرف لوٹتے ہوئے اس کا مضمون آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔

> **جب بھی اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کو بھی کسی تحریک کی توفیق عطا فرماتا ہے تو جس طرح غیر معمولی طور پر لبیک لبیک کی آوازیں اٹھتی ہیں اور جماعت تیزی سے اس طرف چل پڑتی ہے ویسا اثر دوسری تحریکات میں نہیں ہے**

پہلی آیت جو ہے وہ تو اس امر سے تعلق رکھتی ہے کہ کوئی ایسا شخص جس کو اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو اور وہ خدا پر جھوٹ بھی بول رہا ہو وہ کامیاب ہو ہی نہیں سکتا، لازماً وہ ظالم ہے۔ پس اگر ایک شخص خدا کی طرف بلا رہا ہو اور کہہ رہا ہو کہ خدا نے مجھے بھیجا ہے خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور لوگ اسے کہیں مسلمان ہو جاؤ، مسلمان ہو جاؤ، تم مسلمان نہیں ہو اور وہ اپنے اس دعوے پر قائم رہے اگر وہ کامیاب ہوتا ہے تو وہ لازماً سچا ہے کیونکہ ظالموں کی تائید اللہ تعالیٰ نہیں فرمایا کرتا۔ ظالموں کو کبھی کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔ یہ دلیل قائم کرنے کے بعد پھر فرمایا ایسا تو ہو گا لیکن مخالف کوشش ضرور کریں گے کہ اپنے مونہوں سے اس چراغ کو بجھا دیں جو خدا نے روشن فرمایا ہے۔ پس "من اظلم" کو الٹ مضمون یوں بیان ہوا کہ ایسا شخص جو خدا کی طرف سے ہو، اس پر جھوٹے الزمات لگیں، اس کو دھوکے باز، خدا پر افتراء کرنے والا، فریبی جو چاہو کہہ لو، اگر تمہاری بات درست ہے تو وہ سب سے ظالم ہے اللہ اس سے نپٹنے کے لئے کافی ہے۔ اور اگر تمہاری بات درست نہیں تو پھر اس کی مخالفت تمہارے مونہوں کی پھونکیں ہیں اور خدا کا روشن کردہ چراغ مونہوں کی پھونکوں سے بجھایا نہیں جا سکتا۔ جو چاہو کر لو تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے اس آواز کو نامراد کرنے میں جو آواز خدا کی طرف سے اٹھی تھی اور تم سمجھتے ہو کہ وہ جھوٹا ہے۔

یہ مضمون ہے "یریدون لیطفئوا نوراللہ بافواھھم" وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو بجھا دیں اپنے

مونہوں سے، اپنی مونہوں کی پھونکوں سے "واللہ متم نورہ" اور اللہ تو ضرور اپنے نور کو تمام کر کے چھوڑے گا "ولو کرہ الکافرون" انکار کرنے والے جتنا چاہے ناپسند کریں ان کی ناپسندیدگی ان کے کسی کام نہیں آئے گی۔ یہ جو نور کا معنی ہے یہاں نور سے مراد دین اسلام ہے۔ پس اسی پہلو سے میں نے آیت کو ترتیب دی تھی کہ اسلام کس آیت سے نور ثابت ہوتا ہے اور کن معنوں میں ثابت ہوتا ہے اور پھر اس کے نتیجے میں اس نور کو پھیلانے کے لئے جو جماعت احمدیہ کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ کیا ہے اور اس سلسلے میں ہمیں خوش خبری کیا عطا ہوئی ہے۔ خوش خبری یہ ہے۔

غلبے سے مراد حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے نور کا غلبہ ہے جو باقی ادیان پر ہونا ہے

"ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون" کہ محمدؐ رسول اللہ کو اللہ ہی نے ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ اس غرض سے بھیجا ہے کہ اسے ضرور "علی الدین کلہ" تمام ادیان پر غالب کر دے "ولو کرہ المشرکون" خواہ مشرک لوگ اسے کیسا ہی ناپسند کیوں نہ کریں۔ پس جماعت احمدیہ کے دور میں یہ پیش گوئی پوری ہونی مقدر تھی کیونکہ سورہ صف کی آیات حضرت مسیحؑ کی پیش گوئی سے تعلق رکھتی ہیں اور اسی تسلسل میں اس مضمون کو کھولا جارہا ہے کہ جیسا کہ مسیح نے کہا تھا کہ ایک آنے والا احمد آئے گا وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں لیکن اس احمد نے ایک دوسری جلوہ گری بھی کرنی تھی یعنی اس احمد کی اطاعت میں اسی سے رنگ پکڑ کر آخری زمانے میں احمدیت کا ایک مثیل دنیا میں ظاہر ہونا تھا۔ اس کے متعلق لوگوں نے یہ کہنا تھا کہ وہ جھوٹا ہے۔ اس الزام کے خلاف یہ دلیل قائم کی جارہی ہے کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو خدا اسے کیسے پنپنے دے گا جبکہ مزید اس پر یہ اتہام بھی ہو کہ اس پر حجت تمام کی جاچکی تھی۔ اس نے جھوٹے دعوے کئے اور ہم نے اس کو اسلام کی طرف بلایا بھی، پس یہ بلانے والا حضرت محمدؐ رسول اللہ ہر گز نہیں ہیں۔ پس جیسا کہ میں نے ایک مضمون کو دوسرے مضمون کی طرف منتقل کیا ہے اس کا قطعی ثبوت یہ آیت ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تو کبھی کسی نے اسلام کی طرف نہیں بلایا۔ پس لازماً احمد کی اس شان کا ذکر ہے جس شان نے دنیا کے آخر پر ظاہر ہونا تھا اور اس کا یہ دعویٰ ہونا تھا کہ خدا نے مجھے قائم فرمایا ہے اور اس کو لوگوں نے بلانا تھا کہ تم جھوٹے ہو دغاباز ہو آؤ ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں، اسلام قبول کر لو۔ حالانکہ اسلام کا محافظ اور علم بردار اور سب سے بڑی خدمت کرنے والا تو وہی وجود ہونا تھا جسے خدا نے چننا تھا۔ تو یہ پیش گوئی بڑی وضاحت، بڑی تفصیل، بڑی شان کے ساتھ جماعت احمدیہ کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد پوری ہو چکی ہے۔

آج بھی جب مولویوں کی باسی کڑی میں ابال اٹھتے ہیں تو یہی خط اخباروں میں شائع کرتے ہیں، کھلے خط، ہم مرزا طاہر احمد کو اسلام کی طرف بلا رہے ہیں۔ تمہارے آباؤ اجداد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو کیا وہ یہی تو تھا اور یہی تو پیش گوئی ہے جو قرآن کریم میں محفوظ تھی اور آج اسی طرح پوری ہو رہی ہے جس طرح ایک سو سال پہلے پوری ہو چکی ہے۔ تم جس کو اسلام کی طرف بلا رہے ہو وہی تو اسلام کا نمائندہ اس دنیا میں ہے، اسی کے سائے تلے تم آؤ تو اسلامی کہلاؤ گے ورنہ تمہارا اسلام سے تعلق کاٹا جائے گا۔ اس کو سمجھو اگر نہیں سمجھتے تو تمہارا اپنا نقصان ہے۔ مگر جو چاہو کر لو، جتنی کوششیں کرنی ہیں کرو اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے جو ضرور پورا ہو گا، اٹل ہے۔ تمہاری کوشش، کوئی تدبیر اس الٰہی تقدیر کو ٹال نہیں سکتی، تبدیل نہیں کر سکتی۔ "یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم" یہ جاہل سمجھتے ہیں کہ اپنی مونہوں کی پھونکوں سے اس چراغ کو بجھا دیں گے جو خدا کا چراغ ہے، جو اللہ نے روشن فرمایا ہے "واللہ متم نورہ" یہ تو تقدیر کا فیصلہ ہے ضرور اسے پورا کر کے چھوڑے گا "ولو کرہ الکافرون" خواہ کافر کیسا ہی ناپسند کریں۔

اب اتمام نور سے کیا مراد ہے؟ یہاں سے گفتگو آگے بڑھنی چاہئے۔ سب سے پہلی بات کہ وہ نور جو اسلام کا نور حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کی صورت میں اور قرآن کی صورت میں اترا اور دونوں ایک ہی وجود کے دو نام بن گئے وہ نور اپنی صفات کے لحاظ سے تمام ہو چکا۔ اس کے بعد پھر اتمام نور کا کیا معنی؟ یہ وہ دوسرا معنی ہے جس کو خدا نے خود اس اگلی آیت میں کھول دیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ نور ہے تو تمام لیکن اس کے تمام ہونے کے اور بھی معنے ہیں۔ اس کے تمام ہونے کا یہ بھی معنی ہے کہ دنیا کے ہر دوسرے دین پر یہ غالب آجائے اور تمام سطح ارض کو اپنی لپیٹ میں لے لے اور کوئی جگہ بھی باقی نہ چھوڑے جہاں یہ نہ چمکا ہو۔ یہ بھی اتمام نور کا ایک معنی ہے۔ چنانچہ اس معنے کے لحاظ سے فرماتا ہے "ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون" وہی اللہ ہے جس نے اپنے اس رسول کو ہدایت اور حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ تمام ادیان پر اس کو غالب کر دے۔ یہ غلبہ کس صورت میں مقدر تھا۔ ظاہر ہے اور قطعی طور پر یہی درست ہے کہ اس غلبے سے مراد حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے نور کا غلبہ ہے جو باقی ادیان پر ہونا ہے۔ مگر آج چودہ سو برس ہونے کو آئے ابھی تک وہ بدنصیب انسانیت کا حصہ جو اسلام کا اور اس نور کا انکار کر رہا ہے عددی لحاظ سے مسلمانوں سے بہت زیادہ ہے اور مسلمانوں کی تعداد دنیا کی آبادی کی پچیس فیصد سے زائد نہیں ہے اور تمام ادیان پر اسلام کا غلبہ ابھی تک نہیں ہو سکا۔ تو کن لوگوں کے ہاتھوں میں کیسے مقدر تھا

اس سلسلے میں بعض گزشتہ بزرگوں یا جنہیں بزرگان سلف کہا جاتا ہے ان کے حوالے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں تاکہ ایسے بزرگوں کے اقوال سے اس بات کو کھولوں کہ جن کی مخالفت کی کسی ملاں کو جرات نہیں ہے اور جن کی بزرگی ان کے لئے تسلیم شدہ حقیقت ہے۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہیدؒ، آپ کی بہت عزت ہندوستان میں ہے، بہت بڑی تعداد میں آپ کو عظیم بزرگ اور اپنے وقت کا مجدد ماننے والے موجود ہیں، ہندوستان میں بھی اور پاکستان میں بھی۔ وہ فرماتے ہیں، منصب امامت از مولانا محمد اسماعیل شہید صفحہ ۷۰ مطبوعہ آئینہ ادب چوک مینار انار کلی لاہور، مطبوعہ ۱۹۶۷ء۔ فارسی کا کلام ہے "وظاہر است کہ ابتدائے ظہور دین در زمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بوقوع آمدہ واتمام آں از دست حضرت مہدی واقع خواہد گردید" (اب اگر فارسی تلفظ میں غلطی ہو گئی ہو تو میں معذرت چاہتا ہوں)۔ ترجمہ یہ ہے یعنی ظاہر ہے کہ دین کی ابتداء حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ہوئی "ابتدائے ظہور دین در زمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم" لیکن اس کا اتمام مہدی کے ہاتھ پر ہو گا اور یہاں جس اتمام کی خوش خبری ہے یہ مہدی کے وقت کے ساتھ منسلک ہے اور مہدی کے زمانے ہی میں یہ اتمام والا حصہ اپنی بڑی شان کے ساتھ پورا ہو گا۔

حضرت امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، تفسیر رازی جز نمبر ۱۶ تفسیر سورہ توبہ صفحہ ۴۰ زیر آیت ھذا۔ زیر عنوان الوجہ الثانی۔ انہوں نے یہ روایت درج کی ہے۔ (اپنی کتاب میں اس حوالے کے ساتھ جو میں نے بیان کی ہے وہاں آپ تلاش کریں وہیں ملے گی آپ کو) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس آیت میں وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دینوں پر اسلام کو غالب کرے گا اور اس وعدے کی تکمیل مسیح موعودؑ کے وقت میں ہو گی اور سدی کہتے ہیں کہ یہ وعدہ مہدی موعود کے زمانے میں ہو گا۔ پس سینکڑوں سال پہلے جو چوٹی کے بزرگ مفسرین تھے یا دیگر بزرگ انہوں نے اس آیت کا منطوق یہی سمجھا کہ یہ لازمی طور پر پورا ہونے والا وعدہ مسیح موعود یا مہدی معہود کے دور میں پورا ہو گا۔

پھر تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے "وذالک عند نزول عیسیٰ علیہ السلام" (الجزء العاشر سورہ توبہ صفحہ ۷۷ زیر آیت ہذا) یعنی اکثر مفسرین اس امر پر قائل ہیں کہ یہ وعدہ مسیح موعود کے زمانے میں پورا ہو گا۔ ("عند نزول عیسیٰ علیہ السلام" کے الفاظ ہیں، ترجمہ کرنے والے نے مسیح موعود لکھا ہے جس کا مطلب ہے احمدی نے ترجمہ کیا ہے اور ان کے نزدیک چونکہ عیسیٰ اور مسیح ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور مسیح موعود کا محاورہ رائج ہو چکا ہے اس لئے انہوں نے مسیح موعودؑ ترجمہ کر دیا ہے مگر میرے نزدیک ترجمے کا یہ اسلوب درست نہیں ہے۔ ترجمہ بعینہ وہی کریں جو اصل میں ہے اور تشریح میں بتائیں کہ چونکہ پہلا مسیح فوت ہو چکا ہے اور موعود مسیح اس کی خو پر آئے گا اس لئے ہم یہ نتیجہ نکالنے میں برحق ہیں کہ یہ پیش گوئی مسیح موعود کے متعلق ہے۔ پس آئندہ سے جب یہ ترجمے پیش ہوں تو درستی دیکھ لیا کریں یا کر لیا کریں کیونکہ یہ میرے ہاتھ کا ترجمہ نہیں ہے۔ یہ پہلے کا ترجمہ ہوا ہوا ہے جس سے ہمارے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اس کو اٹھا لیا ہے)۔

صفات باری تعالیٰ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات میں ایسے جلوہ گر ہوئیں گویا آپ مجسم نور ہو گئے وہ نور ہے جسے غلبہ نصیب ہو گا اور دلائل کی اس میں کوئی بحث نہیں ہے۔ یہ نور کردار کا نور ہے

تو ترجمہ اب یہی بنتا ہے کہ وہ اکثر مفسرین اس امر کے قائل ہیں کہ یہ واقعہ یعنی اسلام کا غلبہ دوسرے ادیان پر عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہو گا۔ اب خواہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ عیسیٰ مانیں یا نہ مانیں یہ لازماً ماننا پڑے گا کہ اس وعدے کا تعلق آنے والے مسیح سے ہے اور چونکہ ہم جانتے ہیں اور مانتے ہیں کہ آنے والا مسیح آچکا اس لئے ہم پر تو سند کامل، مکمل ہو گئی اور حجت تمام ہو گئی۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان پیش گوئیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صورت میں پورا ہوتے ہوئے تسلیم کر کے اس کے نتیجے میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو ادا کرے۔

تفسیر قرطبی جز نمبر آٹھ سورہ توبہ زیر آیت ہذا صہ ۱۳۱ پر ہے "قال ابوہریرہ والضحاک ھذا عند نزول

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
SKY
Muslim TV AHMADIYYA
TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

عیسیٰ علیہ السلام و قال سدی ذاک عند خروج المہدی " کہ حضرت ابوہریرہ اور ضحاک کہتے ہیں یہ وعدہ نزول مسیح کے وقت پورا ہوگا اور سدی کہتے ہیں کہ ظہور مہدی پر یہ وعدہ پورا ہوگا یعنی عملاً بات ایک ہی ہے۔

اگر جماعت احمدیہ نے تبلیغ کرنی ہے تو اس نور سے لازماً حصہ لینا ہوگا

پس اب میں پھر واپس اس مضمون کی آیت کی طرف لوٹتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ یہ فرمایا ہے "متم نورہ" میں اپنے نور کو تمام کروں گا یعنی مکمل کر دوں گا، اس کی انتہا تک پہنچا دوں گا اور اس نور کے انتہاء تک پہنچنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ازل سے مہدی معہود اور مسیح موعود کو وسیلہ بنا رکھا تھا جس کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ کی غلامی میں یہ شرف نصیب ہونا تھا کہ اس وعدے کو اس کے زمانے میں پورا کیا جائے اور اس کے ماننے والے اس پیش گوئی کو پورا کر کے اپنی تخلیق کے مقصد کو پورا کریں۔ پس جماعت احمدیہ کی تخلیق کا ایک مقصد ہے۔ وہ یہ مقصد ہے اتمام نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اتمام نور مصطفوی ان معنوں میں جن معنوں میں میں بیان کر چکا ہوں اور تمام ادیان پر غالب کرنا ہے کسی ایک دن پر غالب نہیں کرنا۔ پس اس پہلو سے نور کا انتشار ہمارے ذریعے مقدر ہے اور یہ نور کا انتشار ممکن نہیں ہے جب تک ہم اس نور میں سے حصہ نہ پالیں کیونکہ یہ دلائل کے ذریعے غلبے کی بحث ہو ہی نہیں رہی۔ نور کا غلبہ ایک اور چیز ہے اور تبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نور کے حوالے سے یہ بات پیش کی گئی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا ہمیں سمجھا چکے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ کا نور دائمی ہے اور آج بھی زندہ ہے۔

پس جب ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک زندہ رسول ہیں تو مشرکین کے معنوں میں نہیں کہتے بلکہ اس برحق کلمے کے رو سے کہتے ہیں جو قرآن میں آپ کی شان میں لکھا گیا۔ آپ کا نور ہے جو غالب آئے گا۔ اور وہ نور کیا ہے؟ وہ صفات کا نام ہے جیسا کہ گزشتہ خطبات میں میں آیات کے حوالے سے ثابت کر چکا ہوں۔ صفات باری تعالیٰ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات میں ایسے جلوہ گر ہوئیں گویا آپ مجسم نور ہو گئے وہ نور ہے جسے غلبہ نصیب ہوگا۔ اور دلائل کی اس میں کوئی بحث نہیں ہے۔ یہ نور کردار کا نور ہے۔ یہ وہ نور ہے جو جب چمکتا ہے تو دیکھنے والوں کی آنکھوں کو روشنی عطا کرتا ہے۔ اندھیروں کو، ظلمات کو نور میں اور راتوں کو دن میں بدل دیتا ہے۔

اس ضمن میں ایک اور روایت اس مضمون پر یوں روشنی ڈال رہی ہے۔ اومن کان میتاً فاحییناہ و جعلنا لہ نوراً یمشی بہ فی الناس کمن مثلہ فی الظلمات لیس بخارج منہا کذالک زین للکافرین ما کانوا یعملون (الانعام: ۱۲۳) کہ بتاؤ تو سہی، غور تو کرو "اومن کان میتاً" کہ وہ جو مردہ ہو "فاحییناہ" پس ہم نے اسے زندہ کر دیا ہو "وجعلنا لہ نوراً" اور اس کے لئے ایسا نور بنا دیا ہو "یمشی بہ فی الناس" وہ نور لئے لوگوں میں پھرتا ہو۔ کیا اس کی مثال ویسی ہو سکتی ہے۔ "کمن مثلہ فی الظلمات لیس بخارج منہا" ایسے اندھیروں میں بھٹکنے والے جیسی مثال یہ ہو سکتی ہے جو ان اندھیروں سے کبھی نکل نہ سکے۔ پس نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس کے غلبے کی خبر دی گئی ہے اس کی یہ تعریف فرمائی گئی کہ مردوں کو زندہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور خدا جب زندہ کر دیتا ہے ان مردوں کو تو ہر زندہ ہونے والے مردے کو ایک نور عطا کرتا ہے اور وہ نور لے کر عوام الناس میں بنی نوع انسان کے اندر پھرتے ہیں، اپنی روشنی کو لئے ہوئے اور ہر آدمی ان کی روشنی سے ان کو پہچان سکتا ہے۔ یہ نور ہے جس کے حق میں غلبے کا وعدہ ہے۔

پس اگر جماعت احمدیہ نے تبلیغ کرنی ہے تو اس نور سے لازماً حصہ لینا ہوگا اور تبلیغ تو ہمارا فرض منصبی ہے ایسا فریضہ جس سے کوئی بھی آزاد نہیں۔ چھوٹے بچے بھی اپنی توفیق کے مطابق تبلیغ کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے ان کی بھولی بھالی صاف باتوں کا بھی دوسرے بچوں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ جو عیسائی متعصبین سے بحثوں میں مبتلا رہتے ہیں بسا اوقات کبھی بھی اس کا نیک انجام نہیں ہوا مگر جو اپنے کردار کے ساتھ اثر انداز ہو جاتے ہیں ان بچوں پر نیک اثر ڈالتے ہیں، ان کو اپنے گھروں میں بلاتے ہیں، ان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ بچپن سے ہی ان کے اندر اسلام کی محبت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ابھی کل ہی ایک علاقے کے سکول کے بچے مجھے ملنے آئے اور تین بچے عیسائی تھے اور تین احمدی بچے تھے اور تینوں نے بتایا کہ یہ ہمارے دوست ہیں ان کو دیکھ کر ہمیں توجہ پیدا ہوئی ہے۔ ان کے ساتھ رہ کر ہمیں دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ سے بھی ملاقات کریں اور ملاقات کے وقت میں حیران ہوا ان کی طرز گفتگو، ان کا انداز ایسا سلجھا ہوا تھا اور لگتا تھا پہلے ہی ایک تعلق قائم ہو چکا ہے۔ تو بچے بھی خدا کے فضل سے تبلیغ کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اپنے اپنے دائرے میں اپنے نیک عمل اور نیک نمونے کے ذریعے وہ اپنے ماحول کو روشنی عطا کر سکتے ہیں، اگر وہ خود روشن ہو چکے ہوں۔ پس روشنی شرط ہے۔

نور شرط ہے پھر جتنا بھی آپ سفر کریں گے وہ نور ہی کا سفر ہوگا۔ جہاں جائیں گے آپ کو مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت عطا کی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کام اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے دراصل لیکن جب مردہ زندہ ہوتا ہے تو اس کو نور مل جاتا ہے۔ پس اس میں دو پہلو ہیں جن کو میں نمایاں طور پر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جرمنی کی جماعت سے خصوصیت سے یہ بار بار سوال اٹھایا گیا ہے کہ ان لوگوں کی تربیت کیسے کی جائے اور تربیت کے متعلق انہوں نے بہت ہی عمدہ کارروائیاں بھی کی ہیں۔ مگر تربیت کا آخری مرکزی نقطہ وہی ہے جو اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ اگر تم اپنے نور سے کسی کو زندہ کرو گے جو خدا کی طرف سے تمہیں عطا ہوا ہے تو وہ زندہ ہونے والا ضرور نور حاصل کر لے گا۔ اور اگر دلائل سے کرو گے تو دلائل کی مار میں وہ ان سے دور بھی ہٹ سکتا ہے۔ مگر جسے خدا کا نور نصیب ہو جائے وہ کبھی دور نہیں جا سکتا۔ تو سب سے پہلے اپنے اندر وہ جلاء پیدا کریں، وہ مزاج روشن کریں جس مزاج سے آپ نے دنیا کو فتح کرنا ہے اور ایسا روشن وجود بن جائیں جس کی طرف اندھیروں سے دنیا از خود اس طرح دوڑی چلی آئے جیسے راتوں کو شمعیں دیکھ کر پروانے اپنے سوراخوں سے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ جو اڑنا نہیں جانتے ان کو بھی اللہ پر عطا کر دیتا ہے اور وہ نور پر ایسا فدا ہوتے ہیں کہ مسلسل اس کی طرف جاتے ہوئے اپنی جانیں بھی فدا کر ڈالتے ہیں۔ اور وہی نور کی محبت ان کے دل میں جو پیدا ہوتی ہے اسی کے نتیجے میں، اسی تعلق میں پھر ان سے وہ نسلیں پیدا ہوتی ہیں جو آگے بڑھتی ہیں اور ان کی نشوونما اور ان کے دوام کا موجب بن جاتی ہیں۔ ان کی تولید کا نظام اس نوری محبت کے ساتھ منسلک فرما دیا گیا ہے۔

بچے بھی خدا کے فضل سے صلاحیت رکھتے ہیں اور اپنے اپنے دائرے میں اپنے نیک عمل اور نیک نمونے کے ذریعے وہ اپنے ماحول کو روشنی عطا کر سکتے ہیں اگر وہ خود روشن ہو چکے ہوں۔

پس آپ کو بھی ویسا ہی نور بننا ہوگا کہ اندھیروں سے از خود پروانے نکل نکل کر آپ کی طرف آئیں۔ پروانوں کو کوئی بلانے والی آواز شمع کے رخ سے ہٹا نہیں سکتی۔ ناممکن ہے کہ پروانے نور کو دیکھ لیں اور رستے میں کچھ ان کو بہکانے والے اور بھڑکانے والے اور وساوس پیدا کرنے والے دل میں یہ بات پھونک دیں کہ یہ شمع تو تمہیں جلا دے گی، بہت بری ہے، قربانیاں دینی پڑیں گی اس کی طرف نہ ہی جاؤ تو اچھا ہے۔ جو مرضی کریں انہوں نے تو جانا ہی جانا ہے۔ چونکہ نور کے ساتھ اندھیروں میں رہنے والے جن کے اندر نور کی پہچان کی صلاحیت ہو ایک عشق کا تعلق رکھتے ہیں اور عشق ہر قسم کی دلیل پر غالب آ جاتا ہے۔ وہی مضمون جو ایک شعر میں میں نے پہلے بھی آپ کے سامنے رکھا اس موقع پر ہمیشہ وہ یاد آتا ہے کیونکہ بہت ہی پرلطف اور بڑا طاقت ور شعر ہے۔

یہ تو نے کیا کہا ناصح نہ جانا کوئے جاناں میں
اے ناصح کیا بات کہہ گئے ہو تم کہ اپنے محبوب اپنے معشوق کے کوچے میں نہ جاؤں
ہمیں تو راہرووں کی ٹھوکریں کھانا مگر جانا

ہمیں تو رستہ چلتے مسافر ٹھوکریں مارتے رہیں تب بھی ہم نے جانا ہی جانا ہے۔

پس وہ جو کہتے ہیں کہ فلاں مولوی نے بہکا دیا، ترک علماء رستے میں حائل ہو گئے، افغان علماء آ گئے، فلاں علماء نے جو بوزنین یا البانین علماء تھے، انہوں نے آ کر لوگوں کو بہکا دیا۔ ان کو میرا جواب یہ ہے کہ اگر آپ نور کے ذریعے تبلیغ کریں، اپنی طبیعت کے نور کو صیقل کریں تو مجال نہیں کسی کی کہ ان کو بہکا سکے۔ ان کا تو وہی حال ہوگا کہ "ہمیں تو راہرووں کی ٹھوکریں کھانا مگر جانا" اور خدا کے فضل سے ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں اور بسا اوقات جہاں یہ اس قسم کی منفی اطلاعیں ملتی ہیں کہ فلاں حائل ہو رہے ہیں فلاں حائل ہو رہے ہیں وہاں ایسی مثبت اور دل کو پگھلا دینے والی نشانیاں بھی نظر آتی ہیں یا ایسی روایات مجھے بھیجی جاتی ہیں کہ بعض نو مسلم بوزنینز کے پاس علماء پہنچے، غیر ملکوں کے نمائندے تھے، جب ان سے باتیں کیں اور ان کو روکا کہ دیکھو اس رستے پہ نہ جانا تو انہوں نے جواب دیا کہ تم کدھر سے، کس سے روکنے کے لئے ہمیں آئے ہو۔ خبردار ہے جو آئندہ اس طرف رخ کیا۔ ہم نے تو روشنی پا لی ہے۔ ہمیں تو جس چیز کی تلاش تھی ہم نے دیکھ لیا ہے۔ اب تم جو چاہو کرو ہم ان سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ ہم نے ضرور جانا ہی جانا ہے اور یہی لوگ ہیں جو اپنے ساتھ اور لوگوں کو تیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ جتنی آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ نہیں جانا، نہیں جانا یہ رستہ نہ پکڑو، اتنے ہی زور اور شدت کے ساتھ ان لوگوں کا رجحان ہو رہا ہے۔ جو نور یافتہ ہیں اور جن کو احمدیت کے نور کا مزہ حاصل ہو چکا ہے ان کی کایا پلٹ چکی ہے، ان کے آثار بدل گئے ہیں حیرت ہوتی ہے ان سے مل کر۔ بعض کے اندر ایسی فدائیت ہے جیسے کوئی اعلیٰ پرورش یافتہ پیدائشی احمدی ہو، بعض ان کو بھی مات کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ تو نور میں زندہ کرنے کی صلاحیت ہے

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 | 0181-553 3611

اس لئے کہ یہ نور مصطفوی ہے۔ اگر یہ نور مصطفوی نہیں تو اس نور کے کوئی معنے نہیں ہیں، بے حقیقت ہے۔ اور نور مصطفوی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی سے تو حاصل کیا جائے گا۔ یہ وہی نور ہے جس کا قرآن کریم میں دوسری جگہ ذکر آچکا ہے کہ وہ تنہا روشن ہوا تھا، خدا کی نمائندگی میں وہ ایک تھا جس کے اندر اللہ کا نور چمکا ہے اور دیکھتے دیکھتے دوسرے گھروں میں، ایسے گھروں میں وہ نور روشن ہو گیا جن کے متعلق خدا نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ ان کے مرتبے اور مقام کو ہمیشہ بڑھاتا رہے گا۔ پس آج وہ دور پھر آیا ہے، آج فتح اسی نور کی ہوگی جس نور کی فتح کل ہم دیکھ چکے ہیں۔ جس نور میں یہ صلاحیت تھی کہ ایک سے دو اور دو سے چار ہوتا چلا جائے۔ وہ صلاحیت آج بھی زندہ ہے کیونکہ وہ نور زندہ ہے۔ پس اسے اپنا لو تو تمہاری تبلیغ کی تمام مشکلات رستے سے ہٹ جائیں گی۔ ایک خاتون کے متعلق کل ہی خط ملا کہ بالکل ان پڑھ ہیں، کچھ نہیں ان کو آتا، مگر احمدیت کو انہوں نے صداقت سمجھ کر جب سے قبول کیا ہے وہ عاشق ہو چکی ہیں اور سارے شہر میں انہوں نے تبلیغ شروع کر رکھی ہے۔ ایسی ہی ایک بوزنین خاتون سے بھی امیر صاحب جرمنی نے گزشتہ دورے پر تعارف کروایا تھا۔ اب بھی ان کے متعلق یہی اطلاعیں مل رہی ہیں کہ وہ دن رات فدا ہیں احمدیت اور اسلام کے نور پر اور اس نور کو آگے پھیلاتی چلی جا رہی ہیں۔

پس آپ شمعوں سے شمعیں پیدا کریں۔ یہ راز ہے جو قرآن نے ہمیں سمجھا دیا ہے۔ نام کے آدمی اگر آپ کھینچ کر لے آئیں جن میں نور بصیرت ہی نہ ہو، وہ شمعیں دیکھ کر اس کے عاشق نہ ہوئے ہوں بلکہ ان کا ہاتھ پکڑ کر آپ شمع کے دامن میں لا کر کھڑا کر دیں تو آپ کے ہونے کے باوجود ان کا ہمیشہ آپ کا رہنا ہرگز قابل اعتماد نہیں۔ کوئی ضمانت نہیں ہے کہ وہ آپ ہی کے رہیں گے۔ کوئی اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اس شمع کے دامن سے نکال کر دور لے جائے تو وہ ساتھ چلے جائیں گے۔ ایک عاشق کو دور نہیں کیا جا سکتا۔ جس نے نور دیکھ لیا ہو اور پھر اس سے حصہ پا لیا ہو وہ خود بھی چمک اٹھا ہو وہ تو دوسروں کو بھی کھینچتا ہے۔ پس یہ مضمون ہے تبلیغ حقہ کا جو قرآن نے ہمیں سمجھایا اور جس کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت سے خصوصیت کے ساتھ باندھا ہے۔ فرمایا اس راز کو سمجھ جاؤ تم ضرور غالب آؤ گے کیونکہ خدا کا فیصلہ ہے کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کا نور تمام دنیا پر غالب آجائے۔ پس اس پہلو سے آپ تبلیغ کی طرف توجہ کریں۔

تربیت کا آخری مرکزی نقطہ وہی ہے جو اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ اگر تم اپنے نور سے کسی کو زندہ کرو گے جو خدا کی طرف سے تمہیں عطا ہوا ہے تو وہ زندہ ہونے والا ضرور نور حاصل کر لے گا

جہاں تک عمومی جائزے کا تعلق ہے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے نزدیک اس وقت خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو غیر معمولی توفیق عطا ہو رہی ہے۔ اور وہاں نور سے نور بننے والی شمعوں کی ایک اور صورت بھی ہے ایک داعی الی اللہ کو دیکھ کر دوسرا نور پکڑتا ہے اور وہ بھی اس کو دیکھ کر داعی الی اللہ بن جاتا ہے اس کو دیکھ کر پھر اور شامل ہوتے جاتے ہیں بہت وسیع پیمانے پہ کام کیا جا رہا ہے۔ لیکن ابھی بھی میں سمجھتا ہوں کہ ایک بڑی تعداد ان کی ایسی ہے جو پوری طرح اس میں شامل نہیں ہوئی یا شامل ہوئی ہے تو ابھی اپنے نفس کو، اپنی ذات کو انہوں نے اس طرح چمکایا نہیں کہ انہیں نور کو منعکس کرنے والا وجود کہا جا سکے۔ پس دونوں پہلوؤں سے بیک وقت توجہ دینا ضروری ہے۔ ایسی نور کی شمعیں بنیں جنہیں دلیل کی ضرورت اور احتیاج نہ رہے اگرچہ دلیل بھی روشنی ہے مگر اس نور کا ایک اور مضمون سے تعلق ہے جو میں انشاء اللہ اپنے وقت پر آپ پر کھولوں گا۔

دلیل حقہ بھی نور ہی ہوا کرتی ہے مگر یہاں جس نور کا ذکر ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات کا نور ہے کیونکہ فرمایا ہے "لیظھرہ علی الدین کلہ" اس رسول، محمد مصطفیٰ ﷺ کو جو نور مجسم ہے، جس کو بجھانے کی ظالم کوششیں کر رہے ہیں، اس کے خلاف افواہیں پھیلا رہے ہیں، اس کو منہ کی پھونکوں سے ناکام بنانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ وہ جانتے نہیں کہ یہ خدا کا نور ہے اس نے روشن کیا ہے وہ اسے ضرور غالب کر کے رہے گا، کوئی دنیا کی طاقت اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اس پہلو سے جب میں نور کی بات کرتا ہوں تو یہ اولین ذریعہ تبلیغ کا ہے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے خدا سے مانگیں کہ اے خدا اس پاک رسول کی وہ صفات کچھ نہ کچھ تو ہمیں بھی عطا کر جن کی ہم میں اپنانے کی استطاعت ہے۔ ایسی صفات ہمیں عطا کر تا کہ ہم بھی چمک اٹھیں جیسے پہلے صفات محمد مصطفیٰ ﷺ دیگر صحابہ میں چمک اٹھی تھیں۔ اور آج کے دور میں یہ عظیم کام کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرما کہ دنیا کے ہر دین پر دین مصطفوی یا دین مصطفیٰ کے نور کو ہم غالب کر کے دکھا دیں۔

پس اتنا بڑا کام ہے کہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں شاید ہی کبھی کسی قوم بلکہ نہیں کبھی دنیا میں کسی قوم کے سپرد اتنا بڑا کام کسی نبی کی غلامی میں نہیں کیا گیا جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں آج ہمارے، آج آپ کے، آج غلامان محمد مصطفیٰ ﷺ جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ تمام دنیا کی کایا پلٹ دو، ایک عظیم انقلاب برپا کر دو، ہر اندھیرے کو روشن کر دو اور اتنا روشن کرو کہ دنیا جان جائے، تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے کہ گوشے گوشے پہ نور غالب آگیا ہے اور اندھیرے کونوں کھتروں میں منہ چھپاتے پھر رہے ہیں۔ یہ وہ آخری غلبہ نور مصطفوی ہے جس کے لئے ہم دیوانوں کو چنا گیا ہے اور دیوانے اس لئے کہ جب تک دیوانگی پیدا نہیں کریں گے اس وقت تک نہ عشق کا مضمون ہم سمجھ سکتے ہیں نہ ہم پروانوں کا رنگ اختیار کر سکتے ہیں۔ دیکھو پروانہ جب جل بھی جاتا ہے تو ایک نور کی صورت میں جلتا ہے، ایک چھوٹی سی روشنی پیدا کرتا ہوا مرتا ہے۔ پس اس راہ میں اگر جانیں بھی فدا کرنی پڑیں تو اٹھو اور محمدؐ مصطفیٰ کے نور پر جل جاؤ اور تھوڑی سی روشنی پر جس میں تمہاری جان فدا ہو ہمیشہ کے لئے فخر کرو کیونکہ یہی نور ہے جو آئندہ تمہارے لئے موت کے بعد ایک دائمی نور بن جائے گا۔ پس نور کے سوا چارہ کوئی نہیں ہے اور یہی تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

کبھی دنیا میں کسی قوم کے سپرد اتنا بڑا کام کسی نبی کی غلامی میں نہیں کیا گیا جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں آج ہمارے، آج آپ کے، آج غلامان محمدؐ مصطفیٰ جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے

اب اس پیغام کے بعد میں مختصراً .M.T.A سے متعلق کچھ باتیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ تفصیل سے اس مضمون پر پھر بعد میں روشنی ڈالوں گا۔ لیکن یہ بتانا ضروری ہے کہ کچھ عرصے سے .M.T.A کے خلاف کچھ سازشیں ہو رہی تھیں اور بے حد کوشش تھی کہ ایسے موقع پر اچانک ہمیں بے بس اور نہتا کر کے چھوڑ دیا جائے کہ ہم چاہیں بھی تو کوئی متبادل نصیب نہ ہو۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اس کا تعلق بھی نور سے ہے کہ جب خدا تعالیٰ ایسے حالات کو دیکھتا ہے جس کا ہمیں علم نہیں تو اللہ تعالیٰ اس وقت طبیعتوں کو جھنجھوڑتا اور متوجہ کرتا ہے کہ متبادل انتظام کی کوشش شروع کر دو۔ چنانچہ ایک سال کا عرصہ ہوا جب کہ خدا نے میرے دل میں یہ بے چینی پیدا کی کہ موجودہ نظام پر ہرگز انحصار نہیں کیا جا سکتا اور جماعت احمدیہ کو کسی ایک کی مرضی پر نہیں چھوڑا جا سکتا اس لئے فوری طور پر متبادل انتظامات شروع کرو۔ اور بظاہر ایسی مشکلات تھیں جیسے ٹھوس دیوار سے آدمی سر ٹکرائے اور کوئی راہ نہ پائے لیکن میرے دل میں کامل یقین تھا، رہا اور اب بھی ہے اور آئندہ رہے گا کہ یہ نظام اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا ہے اس لئے خواہ کیسی ہی مشکلات ہوں ہمارا فرض صرف اتنا ہے کہ حتی المقدور استطاعت کے مطابق کوشش کریں، آگے راہیں کھولنا خدا کا کام ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہر مشکل کے وقت ایک اور راستہ پیدا ہوتا دکھائی دیا اور اس کی پیروی کے نتیجے میں کچھ مشکلات اور ابھریں پھر اور رستے پیدا ہوتے دکھائی دیئے یہاں تک کہ خدا کے فضل کے ساتھ وہ چیلنج جو اندر ہی اندر کیڑوں مکوڑوں کی طرح پل رہے تھے، جو جراثیم کی طرح آخری ہلہ بول کر پھٹ پڑنے کے لئے تیار بیٹھے تھے جب وہ ظاہر ہوئے تو اس سے پہلے خدا نے ہمارا متبادل انتظام فرما دیا تھا۔ اور یہ تفصیل کہ آئندہ کیسے چلے گا یہ کام اس پر میں جب تمام باتیں آخری صورت اختیار کر لیں گی پھر انشاء اللہ میں ان سے متعلق آپ کو مطلع کروں گا۔ سردست یہ بتانا ضروری ہے کہ جیسا کہ Teething Problems دانت نکالنے کے زمانے کی مشکلات ہوا کرتی ہیں ہر نظام کی تبدیلی کے وقت ایسی کچھ مشکلات ضرور ہوتی ہیں۔ لیکن اگر مشکلات کے بعد کا دور پہلے دور سے بہت بہتر ثابت ہو تو یہ مشکلات معمولی دکھائی دیتی ہیں اس لئے یقین جانیں کہ اللہ اپنے فضل کے ساتھ اس نظام کو ایک بہتر نظام میں تبدیل کر دے گا اور اس کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں اور اس کے لئے جن جن جماعتوں کے احباب کے سپرد ذمہ داریاں ہیں وہ ان کو ادا کرتے رہیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ نظام بہت بہتر اور بہت زیادہ عالمگیر منفعتیں رکھنے والا نظام ثابت ہوگا اور آئندہ کے لئے بے فکر ہو کر انشاء اللہ ہم اطمینان کے ساتھ اپنے کام کو جاری رکھ سکتے ہیں اور آئے دن کی یہ اطلاعیں کہ اب یہ جو Transpondent تھا بند کر دیا گیا اسے کسی اور پروگرام میں منتقل کر دیا گیا۔ آپ کا خطبہ آ رہا تھا کہ اچانک اپنا ٹیلی ویژن شروع ہو گیا، اچانک آواز بند کر دی گئی یا

محمد صادق جیولرز

MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائینوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

اچانک وہ سب کچھ ڈولنے لگا اور پھر ہمیں رخ تبدیل کرنے پڑے۔ یہ تمام شکایتیں جو پیدا ہو رہی تھیں ان پر ایک یہ بھی تھی کہ عین دینی پروگراموں کے وقت غلیظ گندے ہندوستانی گانوں کے پروگرام بیچ میں شروع کر دئے جاتے تھے۔ تو یہ چیزیں ایسی تھیں جنہیں ہم مستقل طور پر برداشت کر سکتے ہی نہیں تھے۔ اس لئے دعا کر کے میں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ یا یہ ٹھیک ہونگے یا میں زیادہ پسند کروں گا کہ کچھ عرصہ کے لئے ٹیلی ویژن کو بند کر دیا جائے۔ مگر توکل کرتے ہوئے کہ خدا متبادل انتظام کر دے گا اللہ کے فضل کے ساتھ ہماری ٹیم کو کوششوں کی توفیق ملی اور وہ متبادل انتظام تقریباً اپنے پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔ وقتی ناغے کا شاید ان معنوں میں ہمیں سامنا کرنا پڑے کہ بارہ گھنٹے کی سروسز کی بجائے پاکستان اور ایشیا کے ممالک کے لئے ہمیں وقتی طور پر تین گھنٹے پر انحصار کرنا پڑے، تین گھنٹے پر راضی رہنا پڑے مگر لمبے عرصے کے لئے نہیں۔ تین چار مہینے بس اس سے زیادہ نہیں۔ اس کے بعد جو نظام جاری ہو گا انشاء اللہ وہ اس چار مہینے کی تکلیف کا بہت مداوا کرے گا اور بارہ گھنٹے کی بجائے چوبیس گھنٹے کا نظام جاری ہو گا، انشاء اللہ۔ تو اس لئے یاد رکھیں جہاں خدا نے اتنے فضل فرمائے اور ہم میٹھا میٹھا کر کے ان کو ہڑپ کرتے رہے اور مزے لیتے رہے، کبھی کچھ تھوڑا سا کڑوا گھونٹ بھی مل جائے تو شکر کے ساتھ اسے پئیں، شکایتوں کے طومار نہ لگا دیا کریں۔ کئی ممالک سے شکایتوں کے طومار لگ گئے ہیں کہ کہاں، کیا ہو گیا، کیا ہو گیا، آوازیں بند ہو گئیں، ٹیلی ویژن فلاں جگہ بند ہو گیا، فلاں جگہ وہ گندی فلمیں آنی شروع ہو گئیں۔ ان کو میں نے لکھا کہ مجھے پتہ ہے نیتیں آپ کی اچھی ہیں۔ آپ کا دل چاہتا ہے کہ روحانی مائدہ جو خدا تعالیٰ نے جاری فرمایا، اس کی عادت آپ کو پڑ چکی ہے، یہ ہمیشہ ملتا رہے۔ لیکن اس پر اتنا بے چین نہ ہوں کہ وہ بے چینی ناشکری میں تبدیل ہو جائے۔ اس بات کو یاد رکھیں ایک دفعہ ایک بادشاہ نے جس کو اپنے خاص غلام سے جو غلامی ہی کے رستے سے وزارت تک پہنچا تھا بہت زیادہ پیار تھا۔ اس پر ہونے والے اعتراضات سن سن کر آخر فیصلہ کیا کہ اس قضیے کو ایک دفعہ چکا دیا جائے کہ کون اچھا ہے اور کیوں اچھا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ بھرے دربار میں اس نے ایک ایسا بڑا خربوزہ یا سردہ یا گرما جس کو جو بھی آپ کہیں اس کی ایک قاش اس غلام کو پیش کی جس کے متعلق اس نے یہ تسلی کر لی تھی کہ انتہائی کڑوا اور سخت بدمزہ وہ پھل ہے جس کی قاش پیش کی جا رہی ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ پانی وقت پر نہ ملے تو بعض پھل بیلوں میں وہیں کڑوے ہو جایا کرتے ہیں اور ان کی کڑواہٹ اتنی سخت ہوتی ہے کہ عام روز مرہ کی کڑواہٹ سے بھی زیادہ شدید متنفر کرنے والی۔ تو جب قاش اس غلام کو پیش کی تو اس نے کھانی شروع کی اور اس قدر مزے لے لے کر کھائی، اس نے کہا

> **کوئی دنیا کی طاقت خدا کے فضلوں کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ یہ الٰہی تقدیر ہے۔ تمام دنیا کی پھونکوں سے بھی یہ چراغ بجھایا نہیں جا سکتا جو آج محمد مصطفیٰ کے دین کو دنیا پر غالب کرنے کے لئے روشن فرمایا گیا ہے**

بادشاہ سلامت لطف آ گیا جزاک اللہ۔ کمال کر دیا آپ نے۔ آپ کے بڑے احسانات ہیں اور ساری قاش کھا گیا۔ اس کے بعد نمبر دو اس گروہ کے سردار کو پیش کی جو اعتراضات کیا کرتے تھے تو ایک لقمہ ہی منہ میں گیا تھا کہ تھو کر کے درباری آداب کو بھی ملحوظ نہیں رکھا قاش اٹھا کے پھینک دی اور کہا بادشاہ سلامت اتنی خطرناک بدمزہ۔ ایسی کڑوی چیز تو میں نے زندگی میں کبھی نہیں چکھی۔ بادشاہ نے کہا مجھے پتہ تھا مگر یہ بھی تو انسان ہے، اس کو بھی تو میں نے یہی قاش دی تھی، اس نے تو کچھ اور رد عمل دکھایا ہے تمہارا رد عمل اور ہے۔ اس نے پھر اس کی طرف متوجہ ہو کے کہا، پوچھا اس سے کہ تمہیں کیا ہو گیا تھا اتنی کڑوی، اتنی بدمزہ قاش کھاتے وقت ذرہ بھی چہرے پر اثر ظاہر نہیں کیا اور ساری کی ساری کھا گئے ہو۔ اس نے کہا اے بادشاہ سلامت آپ کے احسانات میں ڈوبا پڑا ہوں۔ ایک ایک میٹھی قاش جو آپ نے مجھے عطا کی ہے ساری زندگی ان قاشوں کے مزے لوٹتا رہا ہوں۔ میں ایسا بدنصیب اور بدبخت نہیں ہوں کہ ایک آزمائش کی قاش آئے تو اس پر تھو تھو شروع کر دوں۔ باشاہ نے کہا یہ فرق ہے۔ جو شکر گذار بندے ہوا کرتے ہیں انہی کو عظمتیں عطا کی جاتی ہیں، انہی کو سعادتیں نصیب ہوتی ہیں۔

پس جو بھی خدا نے ہم پر احسان فرمائے یہ ہماری کسی کوشش اور کاوش کا نتیجہ نہیں تھے۔ جاہل ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم پر بناء ہے اور ہماری کوشش کے نتیجے میں ہمیں کچھ نصیب ہو رہا ہے۔ وہ مالک اور قادر خدا ہے جس طرف سے چاہے، جہاں سے چاہے اس نے آسمان سے ہم پر رحمتوں کی بارشیں نازل فرمانی ہی فرمانی ہیں۔ پس اگر وقتی ابتلاء پیش آئیں تو ان میں ثابت قدم رہیں۔ ان پر بھی خدا کا شکر ادا کریں۔ اور یہ بھی سوچیں کہ آپ کو کتنی عظیم نعمت ملی تھی کہ اب اس کے نہ ہونے سے کتنی بے چینی محسوس ہو رہی ہے۔ تب آپ کو سمجھ آئے گی کہ نعمتوں کی قدر کیسے کی جاتی ہے۔ تب آپ کا ذہن اس طرف منتقل ہونا چاہئے کہ اتنا عرصہ تو ہم نے ناشکری میں گزارا ہے۔ احساس ہی نہیں کیا کہ خدا نے ہمیں کیا کچھ عطا فرمایا تھا۔ پھر اس کے نتیجے میں جب خدا کے فضل نازل ہونگے تو ان کی کوئی انتہا نہیں ہوگی۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کوئی دنیا کی طاقت خدا کے فضلوں کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ یہ الٰہی تقدیر ہے تمام دنیا کی پھونکوں سے بھی یہ چراغ بجھایا نہیں جا سکتا جو آج محمد مصطفیٰ کے دین کو غالب کرنے کے لئے روشن فرمایا گیا ہے۔

بقیہ:۔ مسائل رمضان

"جب بھی میں قضائے حاجت کے لئے گھر آتی اور گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو چلتے چلتے اس کی طبیعت پوچھ لیتی۔

(ابن ماجہ کتاب الصوم، باب فی المعتکف یعود المریض)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیادت مریض کے جواز کے بارہ میں جو لکھا ہے اس کا بھی غالباً یہی مطلب ہے کہ ایسے رنگ میں عیادت جائز ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ معتکف اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا:

"سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروریہ کے واسطے باہر جا سکتا ہے"۔ (بدر ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ انسان کو ان کے کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن اگر ان کو کیا جائے تو پھر ضروری شرائط کے ساتھ ان کی بجا آوری مشروط ہے۔ اعتکاف کا بھی یہی حال ہے۔ آپ چاہیں تو اعتکاف بیٹھیں اور چاہیں تو اپنے حالات کے پیش نظر ترک کریں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ مسنون اعتکاف کی نیت سے اعتکاف بھی بیٹھیں اور پھر اپنی مرضی کو بھی اس میں دخل انداز ہونے دیں۔

پس مسنون اعتکاف وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے مطابق ہو اور جو حدیثوں سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ رمضان کا آخری عشرہ آپؐ مسجد میں روزہ سے گزارتے اور حوائج ضروریہ کے علاوہ باقی کسی ضرورت سے مسجد سے باہر نہ آتے۔

○ ○

ماہ رمضان اور صدقات

رمضان میں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا بہت ثواب ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں خرچ کرنے میں بخل نہ کیا کرو بلکہ اپنے نان نفقہ پر بھی خوشی سے خرچ کیا کرو کیونکہ اس مہینہ میں تمہارے اپنے نان نفقہ کا ثواب بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے برابر ہے۔ کیونکہ اس خرچ سے بھی انسان سحری اور افطاری کا انتظام کرتا ہے اور یہ خرچ بھی عبادت پر ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا بھی ثواب رکھا ہے۔ حدیث میں ہے کہ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے اور نفلی صدقہ کرنے والے کو فرض کے برابر ثواب ملتا ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل اور بہترین صدقہ وہ ہے جو رمضان میں خیرات کیا جائے۔

(ترمذی)

صدقۃ الفطر اور اس کے مسائل

زکوٰۃ الفطر یا صدقۃ الفطر کے لئے ہمارے ہاں فطرانہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے یہ ہر مسلمان چھوٹے بڑے پر واجب ہے۔ حتیٰ کہ جو بچہ عید کے روز نماز عید سے پہلے پیدا ہو اس کی طرف سے بھی ادا کیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ کی حکمت بھی بیان کی اور فرمایا کہ صدقۃ الفطر روزہ دار کو لغو اور گندی چیزوں سے پاک کرنے کا ذریعہ ہے اور مساکین کے لئے کھانے کا سامان مہیا کرتا ہے جو۔ شخص نماز عید سے قبل اسے ادا کرے تو اس کا صدقۃ الفطر یا فطرانہ قبول ہوتا ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو وہ عام صدقہ ہو گا، فطرانہ شمار نہ ہو گا۔ (ابوداؤد)

یعنی جس طرح انسان کے گناہوں کے ازالہ کا ایک ذریعہ استغفار اور نوافل اور دوسری عبادات ہیں اسی طرح صدقہ رد بلا کا ذریعہ بھی ہے اور گناہوں کا کفارہ بھی کرتا ہے۔ اس لئے حضور نے ایک حکمت تو یہ بیان فرمائی کہ روزہ میں انسان سے جو کوتاہی رہ جائے صدقۃ الفطر گویا اس کی تلافی کا ذریعہ ہے۔

دوسری حکمت یہ ہے کہ غریب مسکین لوگ جن کے پاس عید کے اخراجات کے لئے کچھ رقم نہیں ہوتی انہیں عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ صدقۃ الفطر عید سے پہلے ادا کیا جائے۔

فطرانہ کب ادا کیا جائے

صدقۃ الفطر رمضان کے داخل ہونے سے ہی واجب ہو جاتا ہے تاہم اس کی ادیگی عید کی نماز سے قبل یکم شوال تک ضروری ہے۔ بہتر یہی سمجھا جاتا ہے کہ غرباء کو عید کی تیاری کے لئے پہلے فطرانہ دے دیا جائے تا کہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں برابر کے شریک ہو سکیں۔

حضرت ابن عمرؓ کے متعلق آتا ہے کہ آپ عید سے ایک یا دو دن قبل فطرانہ ادا فرماتے تھے۔

فطرانہ کی شرح کیا ہے؟

ہر کس یا فرد پر ایک صاع کھجور یا ان کے برابر قیمت ادا کرنی مقرر ہے۔ صاع عربوں کے ماپ کا پیمانہ ہے جس میں دو رطل ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک صاع میں کل آٹھ پاؤنڈ ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا جو ہر آزاد و غلام، ہر مرد و عورت اور ہر چھوٹے بڑے مسلمان پر فرض فرمایا تھا اور حکم دیا تھا کہ لوگوں کے عید کی نماز کے لئے جانے سے پہلے یہ ادا کیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ یہ بھی بیان فرماتے ہیں جو، کھجور، منقہ وغیرہ کا ایک صاع صدقۃ الفطر میں ہر کس کی طرف سے دیا جاتا تھا۔

حالات کے مطابق گندم کی جو قیمت ہو اس لحاظ سے ایک صاع یعنی قریباً دو سیر گندم کی قیمت کا اندازہ کر کے رقم معین کر دی جاتی ہے اور اس کی ادائیگی کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ جیسے یہاں برطانیہ میں فطرانہ کی شرح فی کس ایک پاؤنڈ مقرر کی گئی ہے۔

خریداران الفضل سے گذارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینیجر)

مسائل رمضان

رمضان المبارک کا آخری عشرہ

(عبدالماجد طاہر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے) آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو کمر ہمت کس لیتے اور اپنی رات کو (عبادت میں شب بیداری سے) زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ (بخاری کتاب الصوم)

جب کسی پیاری چیز کے الوداع ہونے کا وقت آتا ہے تو بے اختیار جذبات محبت جوش مارتے ہیں۔ کچھ یہی کیفیت ہمارے آقا سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی رخصتی پر ہوتی تھی۔ جب روحانیت کی بہار اپنی رونق دکھا کر رخصت ہونے کو آتی تو آپ ان آخری ایام میں کمر کس لیتے اور برکات رمضان کے حصول میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔

حضرت عائشہ ؓ کی ہی دوسری روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں عبادات میں جتنی کوشش و محنت اور مجاہدہ فرماتے تھے وہ جدوجہد اس کے علاوہ ایام میں کبھی نہیں دیکھی گئی۔ (ابن ماجہ)

معلوم ہوتا ہے ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی رخصتی کے اس خیال سے کہ پھر یہ پیارا برکتوں والا مہینہ سال بعد آئے گا پوری ہمت اور طاقت خرچ کر کے ان برکتوں کو حاصل کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان آخری ایام ہیں جو خاص برکات رکھی گئی ہیں ان کا حصول بھی مقصود ہوتا تھا۔

آخری عشرہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف بھی فرماتے تھے۔ اور لیلۃ القدر کی تلاش میں راتیں بھی زندہ کرتے تھے۔

رمضان المبارک کے اس آخری عشرہ کی ایک اور برکت آنحضور ؐ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ:

"رمضان کی آخری رات میں میری امت کی مغفرت ہوتی ہے۔ آپ ؐ سے پوچھا گیا اے خدا کے رسول ؐ کیا رمضان کی آخری رات لیلۃ القدر ہوتی ہے فرمایا نہیں بلکہ عمل کرنے والا جب عمل سے فارغ ہوتا ہے تو اس وقت اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے (اور یہ مغفرت اس کا اجر ہے)۔ (مسند احمد)

رمضان کی عبادات اور اعمال سے فراغت پر ان مومن بندوں کو آخری رات اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت عطا فرماتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی عبادات میں محنت اور مجاہدہ فرماتے ہیں اور اپنی راتوں کو اللہ کی یاد سے زندہ کرتے ہیں۔

پس کتنے مبارک ہیں وہ روزہ دار اور رمضان کی عبادات بجالانے والے جن کو جلد ہی ان کا اجر دے دیا جاتا ہے۔

— ○ ○ —

اعتکاف اور اس کے مسائل

اعتکاف کے لغوی معنے کسی جگہ میں بند ہو جانے یا ٹھہرے رہنے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں "اللبث فی المسجد مع الصوم ونیۃ الاعتکاف"۔ یعنی عبادت کی نیت سے روزہ رکھ کر مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔

روزہ کی طرح اعتکاف کا بھی وجود دیگر مذاہب میں ملتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

"وعہدنا الی ابراھیم واسمٰعیل ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود"

(البقرہ: ۱۲۶)

ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر (خانہ کعبہ) کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک اور صاف رکھو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعثت سے قبل کے ایام میں دنیوی اشغال سے فارغ ہو کر غار حرا میں یاد خداوندی میں مشغول رہنا بھی ایک رنگ کا اعتکاف ہی تھا۔ اعتکاف انسان جب چاہے اور جس دن چاہے بیٹھ سکتا ہے لیکن رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا مسنون ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کے بارے میں حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی وفات تک یہ معمول رہا کہ آپ ؐ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی ازواج مطہرات بھی اس سنت کی پیروی کرتی رہیں"۔

(صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف باب اعتکاف العشر الاواخر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر کی تلاش کرنے والوں کو رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ ؐ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ:

"مجھے بتایا گیا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے۔ تم میں سے جو شخص اعتکاف بیٹھنا چاہے وہ اس عشرہ میں بیٹھے۔ چنانچہ صحابہ ؓ آپ کے ساتھ اس آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے۔

اعتکاف کتنے دن بیٹھنا چاہئے

اعتکاف کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں۔ یہ بیٹھنے والے کی مرضی پر منحصر ہے، جتنے دن بیٹھنا چاہے بیٹھے۔ تاہم مسنون اعتکاف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل سے ثابت ہے یہ ہے کہ کم از کم دس دن کا ہو۔ حدیث میں ہے:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ماہ رمضان میں دس دن اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ البتہ جس سال آپ ؐ کی وفات ہوئی اس سال آپ ؐ بیس دن کا اعتکاف بیٹھے۔

اعتکاف کب شروع ہو گا

اعتکاف بیس رمضان کی نماز فجر سے شروع کرنا چاہئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں واضح طور پر موجود ہے کہ آپ دس دن کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور دن دن اسی صورت میں مکمل ہوتے ہیں جبکہ ۲۰ رمضان کی صبح کو اعتکاف بیٹھا جائے۔ اور عید کا چاند نظر آنے پر معتکف کا اعتکاف مکمل ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد اپنے معتکف میں قیام پذیر ہو جاتے۔ حضرت عائشہ ؓ کی روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنے معتکَف میں جو اس غرض کے لئے تیار کیا جاتا چلے جایا کرتے تھے۔

حضرت مصلح موعود ؓ فرماتے ہیں:

اعتکاف بیسویں کی صبح کو بیٹھتے ہیں کبھی دس دن ہو جاتے ہیں اور کبھی گیارہ"۔

(الفضل ۳ نومبر ۱۹۱۴ء)

اعتکاف کس جگہ پر کیا جا سکتا ہے

اعتکاف کے لئے موزوں اور مناسب جگہ جامع مسجد ہے جیسا کہ قرآن میں ذکر ہے:

"وانتم عاکفون فی المساجد" (بقرہ: ۱۸۸)

کیونکہ مساجد ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں اور احادیث میں مسجد میں ہی اعتکاف بیٹھنے کی تاکید ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں:

"لااعتکاف الا فی مسجد جامع"

(ابوداؤد کتاب الاعتکاف، باب المعتکف یعود المریض)

سارے آئمہ اس رائے پر متفق ہیں کہ اعتکاف ایسی مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں با جماعت نماز ہوتی ہو۔ گو مجبوری کی بناء پر مسجد کے باہر بھی اعتکاف ہو سکتا ہے۔ حضرت مصلح موعود ؓ فرماتے ہیں:

"مسجد کے باہر اعتکاف ہو سکتا ہے۔ مگر مسجد والا ثواب نہیں مل سکتا"۔ جب باقاعدہ عام مسجد میسر نہ آئے مثلاً کہیں اکیلا احمدی رہتا ہے یا مقامی جماعت کے افراد کسی دوست کے گھر میں نماز ادا کرتے ہیں تو ایسی صورت میں اپنے گھر میں ایسی جگہ جو نماز کے لئے عام طور پر مخصوص کر لی گئی ہو اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں۔ مجبوری کے حالات کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وہ بندے کی نیت کے مطابق اعمال کا ثواب دیتا ہے۔

عورت بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے لیکن اگر کسی جگہ مسجد نہیں یا مسجد میں عورت کے لئے رہائش کا معقول اور مناسب انتظام نہیں تو گھر میں نماز کے لئے ایک الگ جگہ مخصوص کر کے وہاں اعتکاف بیٹھنا اس کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ اعتکاف کے دوران اگر عورت کے ایام خاص شروع ہو جائیں تو وہ اعتکاف ترک کر دے۔ اس حالت میں اس کا مسجد میں رہنا درست نہیں ہو گا۔

کیا اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے؟

عام حالات میں اعتکاف کے لئے روزہ ضروری شرط ہے۔ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ روزہ کے بغیر اعتکاف درست نہیں۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں "لا اعتکاف الا بالصوم" کہ روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہے۔ آیت کریمہ "ثم اتموا الصیام الی الیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد" کا انداز بیان بھی اسی مسلک کی تائید کرتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ تصریح کہیں نہیں ملتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ ؐ کے صحابہ کبھی روزہ کے بغیر اعتکاف بیٹھے ہوں۔ صحابہ ؓ میں سے حضرت ابن عباس ؓ، حضرت ابن عمر ؓ اور آئمہ میں سے امام مالک ؒ، امام ابو حنیفہ ؒ، امام اوزاعی ؒ کا یہی مسلک ہے کہ اعتکاف کے لئے روزہ ضروری ہے۔

معتکف کن ضروریات کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے

معتکف کے لئے حوائج ضروریہ کے علاوہ کسی اور وجہ سے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں سوائے انسانی حاجت کے گھر میں نہیں آتے تھے۔ (یہ امر یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر مسجد کے ساتھ ملحق تھا)۔

کلی انقطاع اعتکاف کا اعلیٰ درجہ ہے۔ حضرت عائشہ ؓ فرمایا کرتی تھیں کہ سنت یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کی متابعت یہ ہے کہ معتکف مسجد سے باہر نہ نکلے۔ نہ بیمار کی عیادت کے لئے اور نہ ہی جنازہ میں شامل ہونے کے لئے۔ ہاں حوائج ضروریہ کے لئے باہر جا سکتا ہے اور حوائج ضروریہ سے مراد بیت الخلاء جانا ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الصیام، باب المعتکف یعود المریض)

انسانی حاجت سے مراد کیا ہے۔ اس کا ایک مفہوم بیت الخلاء جانا ہے۔ اس مفہوم پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ یہ ایسی ضرورت ہے جس کے لئے مسجد سے باہر آنا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر محلہ کی مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہے تو جمعہ پڑھنے کے لئے جامع مسجد جانے کی بھی اجازت ہے اور اسے بھی حاجت انسانی سمجھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ باقی ضروریات مثلاً درس القرآن یا اجتماعی دعا میں شامل ہونے، کھانا کھانے، نماز جنازہ پڑھنے، کسی عزیز کی بیمار پرسی کرنے یا کسی کی مشایعت کے لئے باہر آنے کی اجازت میں اختلاف ہے۔ اکثر ان اغراض کے لئے مسجد سے باہر آنے کو جائز نہیں سمجھتے اور اعتکاف کی روح بھی اس امر کی متقاضی ہے کہ ان ثانوی اغراض کے لئے معتکف مسجد سے باہر نہ آئے بلکہ کلی انقطاع کی کیفیت اپنے اوپر وارد کرنے کی کوشش کرے اور اس قسم کی ترغیبات اور خواہشات کی قربانی دینے کا اپنے آپ کو عادی بنائے۔

تاہم بعض فقہاء نے کہا ہے کہ حوائج ضروریہ میں کچھ وسعت ہے۔ بعض اور ضرورتوں کے لئے معتکف مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔

بعض روایات سے بھی اشارۃً اس کی تائید ہوتی ہے کہ انسان کسی اور ضرورت کے پیش نظر بھی مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ مثلاً ایک بار حضرت صفیہ ؓ رات کو آپ سے ملنے گئیں اور دیر تک باتیں کرتی رہیں اور جب واپس ہوئیں تو آپ ؐ انہیں گھر تک پہنچانے آئے حالانکہ یہ گھر مسجد سے کافی دور تھا۔

(ابوداؤد، باب المعتکف یدخل البیت لحاجۃ)

حضرت عائشہ ؓ بیان فرماتی ہیں۔ باقی صفحہ نمبر 9 پر

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۵۸)

لیڈم اور روٹا کی مختلف علامات اور فوائد کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۳ جنوری ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(لندن: ۳ جنوری ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں آج ہومیو پیتھی کی کلاس میں ہومیو دوائیں لیڈم (LEDUM) اور روٹا (RUTA) پڑھائیں اور ان کے بارے میں اہم باتیں اپنے ذاتی تجربات کے حوالے سے بیان کیں۔

لیڈم
(LEDUM)

حضور انور نے فرمایا اس میں پیشاب کی ایک علامت ہے جو جلسیمیم سے ملتی جلتی ہے۔ جلسیمیم ٹھنڈی دوا ہے۔ لیکیسز میں اور اس میں فرق یہ ہے کہ لیکیسز کے پیشاب میں رنگ پایا جاتا ہے۔ جلسیمیم کا کھلا پیشاب بے رنگ پانی ہوگا لیکن جب اس کے مریض کو گردے کی تکلیف ہو تو پیشاب کی علامات میں گردے کا قصور نہیں۔ یہ اعصابی دباؤ ہے۔ اگر گردے کی تکلیف ہو تو یہ لیکیسز کی بجائے لائیکوپوڈیم سے ملتی جلتی ہے۔ اس میں سرخ ذرات آتے ہیں۔

رومیٹک درد (جوڑوں کے درد) کی علامات میں درد ٹخنوں سے شروع ہو کر اوپر کو جاتی ہے۔

گردے کی تکلیف میں سرخ ذرات جیسے لائیکوپوڈیم میں ہیں، ایسے ذرات آئیں تو اس کی پہچان یہ ہے کہ بعض دفعہ پیشاب کے بعد برتن میں ہلکا سرخ رنگ کا DEPOSIT آیا ہوتا ہے۔ اس میں لیڈم مفید ہے۔

ایک اور دوا ہے جس میں کیلکولائی تو بہت ہیں لیکن سرخ نہیں۔ اس میں چھوٹے کرسٹلز بن جاتے ہیں جو بہت تکلیف دیتے ہیں۔ اس کی دوا سارسپریلا ہے۔ یہ کیلکولائی کی چوٹی کی دوا ہے۔ اس میں سرخی کی علامت نہیں۔ سرخی ہو تو یہ خاص علامت لائیکوپوڈیم اور لیڈم کی ہے۔ لیکن اگر صرف کیلکولائی ہوں لگتا ہو کہ ریت نکلی ہے۔ تو یہ خاص علامت سارسپریلا کی ہے۔

اس کی دوسری علامت یہ ہے کہ بچے بھی بوڑھے دکھائی دیتے ہیں۔ جلد پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ رنگ بھی بدل جاتا ہے یوں لگتا ہے جیسے کوئی بہت بوڑھا آدمی ہو۔ اسے سارسپریلا کا بچہ کہتے ہیں۔ بڑوں میں بھی ایسی علامتیں مل جاتی ہیں۔

ایک علامت پلسٹیلا سے ملتی ہے مگر فرق یہ ہے جس سے فوراً پہچان ہو جاتی ہے کہ پلسٹیلا میں کسی عضو میں درد ہو تو وہ عضو سکڑنے لگتا ہے اور کمزور ہو جاتا ہے۔ مثلاً ٹانگ میں دیر تک یہ علامت رہے تو ٹانگ چھوٹی ہو جاتی ہے، اس کا سائز کم ہو جاتا ہے۔ اس میں بازو اور ٹانگیں سوکھتی ہیں اس طرح سے کہ جسم اس کی دیکھ بھال چھوڑ دیتا ہے۔ یہ کیفیت درد یا تکلیف سے نہیں ہوتی۔

اگر یہ کیفیت درد یا تکلیف سے ہو تو یہ سارسپریلا اور لیڈم کا کیس ہوتا ہے۔

روٹا
(RUTA)

روٹا کا شمار عمومی طور پر اس گروہ میں ہوتا ہے جس میں رسٹاکس (RHUSTOX) بھی آ جاتی ہے۔ سردی اور نمی سے حساس ہونا اس میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کی ایک علامت رسٹاکس سے ملتی جلتی ہے۔ کسی ایک عضو پر STRAIN یعنی کھچاؤ پیدا ہو جائے۔ مثلاً وزنی چیز اٹھاتے ہوئے تو اس کے اثرات رہ جاتے ہیں۔ اس میں رسٹاکس چوٹی کی دوا ہے۔ کھلاڑیوں کو بعض دفعہ دل کی تکلیف ہو جاتی ہے یعنی صرف PLEXER کی بات نہیں، طاقت سے بڑھ کر بوجھ اٹھانے سے کھلاڑیوں میں دل کی تکلیف کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

دل کے ایسے حملے کی روک تھام کے لئے ایکونائیٹ (ACONITE) کے ساتھ ملا کر رسٹاکس دی جائے تو غیر معمولی اثر کرتی ہے۔ بعض دفعہ دماغ پر بھی حملہ ہونے لگ جاتا ہے۔ ایک مریضہ کی نظر تھرتھرانے لگ گئی۔ ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ دماغ میں CLOT (خون جمنا) ہے اس کو رسٹاکس دی گئی تو چند دن میں بالکل ٹھیک ہوگئی۔ اعصاب جواب دے رہے ہوں۔ بوجھ زیادہ ہو، اس وقت رسٹاکس مفید ہے۔ اگر لمبے نقصان پڑ جائیں تب بھی رسٹاکس مفید ہے۔ بعض اوقات ایتھلیٹ کا دل پھیل جاتا ہے اس میں بھی رسٹاکس مفید ہے۔ ایلوپیتھی میں اس کا کوئی علاج نہیں۔ اس میں روٹا بھی یاد رکھیں۔ اس پہلو سے یہ رسٹاکس سے مشابہ ہے۔

مسلز کے ساتھ جو ٹنڈنز جڑے ہوتے ہیں وہ نہیں سکڑتے۔ یہ بڑے سخت ہوتے ہیں۔ مسلز سکڑتے ہیں تو وہ کھنچتا ہے۔ ان میں اگر زخم ہو جائے تو اس میں رسٹاکس اور روٹا مفید ہے۔ آرنیکا اس میں بےکار ہے۔

مسلز کے اندر جو خون کے ذرات ہیں ان پر اس کا اثر مفید ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دو چیزوں میں انسانی تحقیق اور علم ابھی تک بالکل سطحی ہے۔ ایک کائنات کی پیدائش۔ پیدائش کے بارے میں یہ تو علم ہوگیا ہے کہ اس طرح ہوئی۔ مگر کیوں ہوئی؟ ایسا کیوں ہوا؟ وہ دائرہ جو پھٹا اس کو انرجی کیسے ملی؟ ان کے پھر توازن کس طرح قائم ہوئے؟۔ اس کی وجوہات کیا ہیں؟ ان باتوں کو آج سائنسدان چھیڑتے نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو پتہ ہے کہ انہیں اس بارے میں ابھی تک کوئی علم نہیں ہے۔ نہیں جانتے کہ کیوں ایک ذرہ مائیکرو یونیورس بنا ہے۔ ہر سیارہ کے قوانین الگ الگ ہیں طاقت کے قوانین کیا ہیں جو حرکت کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں اور ایک خاص توازن برقرار رکھتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایٹم کے بارے میں انسان کے قوانین جھوٹے نکلے۔ اب وہاں کیا قوانین کارفرما ہیں۔ قرآن کریم نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔ اب تک تو انسان کو اس کی تفاصیل کا علم نہیں ہوسکا۔ ہوسکتا ہے کہ کسی اگلے زمانے میں یہ راز کھلیں تو پتہ چلے گا کہ کائنات کی تخلیق کتنی پیچیدہ ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا ڈاکٹر جو یہ باتیں پڑھتے ہیں وہ اس پر غور کیوں نہیں کرتے؟ اللہ کی طرف ان کا دماغ کیوں نہیں جاتا۔ قرآن کریم نے کہا ہے کہ اولوالالباب کا دماغ کام کرتا ہے۔ عام دنیا دار کا دماغ اس طرف کام نہیں کرتا۔

ارتقاء کے بارے میں کئی ماہرین کہتے ہیں کہ خود بخود ہوگیا ہے۔ میری جب بھی ایسے ماہرین سے گفتگو ہوئی میں نے ہمیشہ ان کو حیران پایا۔ وہ کہتے ہیں کہ وجہ کیا ہے ہم نہیں جانتے۔ دراصل یہ سائنس سے باہر کی باتیں ہیں۔

حضور انور نے احمدی سائنسدانوں کو متوجہ فرمایا کہ انہیں اپنے اپنے مضامین میں ڈوب کر قدرت کی کارفرمائی کے نشانات دیکھنے چاہئیں۔ چپ کرکے وہاں سے نہ گذریں۔ جو احمدی نہیں ہیں وہ خاموشی سے یہاں سے گذر جاتے ہیں کہ کہیں خدا کی ہستی کا نشان نہ مل جائے۔

حضور نے فرمایا یہ سارا بڑا منضبط نظام حیات ہے۔ جب بھی بڑے بڑے سائنسدان خدا کے بغیر نظام کائنات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہیں پر ٹھوکر کھاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات قطعی ہے کہ یہ سب کچھ اتفاق سے نہیں ہوا۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس نے دنیا کو باطل پیدا نہیں کیا۔ جو یہ سوچ رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بہت سی باتیں باطل ہیں۔ ارب ہا ارب اتفاقات کی ایک دوسرے پر تہیں جمانے سے ارتقاء بناتے ہیں۔ پھر مقصد اس کا کیا ہے؟ کہتے ہیں کوئی نہیں۔ حالانکہ پہلے مقصد بنا پھر اس کو حاصل کرنے کے راستے بنے۔ معمولی سی چیز مثلاً کرسی بھی بنائیں تو پہلے مقصد ہوتا ہے کہ یہ چیز بنانی ہے۔ یہ فوائد کو دیکھتے ہیں۔ انکو مقصد قرار نہیں دیتے۔ جہاں کہہ دیں گے کہ کوئی مقصد تھا۔ وہاں ان کو خدا کی ہستی کا قائل ہونا پڑے گا اور دراصل وہیں پر یہ مجبوراً خدا کی ہستی کے قائل ہونگے۔ حضور نے فرمایا اس جھوٹی راہ کو احمدیوں کو توڑنا ہے۔

حضور انور نے ہومیو دوائی روٹا کے ذکر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ TENDENS پر جب زیادہ بوجھ پڑ جائے تو روٹا اس کے لئے اچھی دوا ہے۔ آپریشن کے دوران جب ڈاکٹر کے نشتر سے بےاحتیاطی سے ہڈی کی سطح زخمی ہو جائے تو اس کے علاج کے لئے روٹا بہت اچھی دوا ہے۔ ہڈی پر ضرب آجائے۔ بال برابر فریکچر ہو جائے تو روٹین کی دوا کے طور پر روٹا دیتا ہوں۔ ہسپتال میں رہنے والے مریضوں کے بارے میں سرجنز نے گواہی دی ہے کہ اس دوا کے استعمال سے اگر مریض نے چھ مہینے میں ٹھیک ہونا تھا وہ چند ہفتے میں ٹھیک ہوگیا۔ حضور نے فرمایا ہڈی کی ضرب میں روٹا کے ساتھ میں کلکیریا فاس (CALC. PHOS.) اور سمفائیٹم (SYMPHYTUM) ملا کر دیتا ہوں۔ کلکیریا فاس ہڈی کے اپنے مادے کے لئے اور سمفائیٹم اور روٹا اعصابی نسوں اور اردگرد کے ریشوں کی بہتری کے لئے ہے۔ اگر چوٹ تازہ ہو تو آرنیکا ۳۰ ساتھ ملا کر دیں۔ اب میں نے بھی مستقل طور پر آرنیکا ایسے کیسز میں شامل کردی ہے۔

حضور نے فرمایا عورتوں کے چہرے پر بال ہونا، مونچھیں سی بن جاتی ہیں۔ ان کے لئے نیٹرم میور CM میں ایک خوراک دی تو ایک ہی خوراک سے بال ایک ماہ میں جھڑ گئے مگر بعض نے کہا کہ انہیں قطعاً فائدہ نہیں ہوا۔

حضور نے فرمایا ہومیو پیتھی میں ٹکسالی دوائیں نہیں چلتیں۔ ایسے کیسز میں بعض اور بھی ادویات ہیں۔ سیپیا (SEPIA) یہ بھی CM میں دیں۔ بالوں کے معاملے میں چھوٹی طاقت کام نہیں آتی۔ اس کے لئے مزاج بھی دیکھنا چاہیئے۔ ایسا جسم جس میں کولے کم بھاری ہوں۔ جہاں مزاجی تکلیف ہو یعنی مزاج میں خشکی اور بےاعتنائی۔ بعض صورتوں میں بچوں سے بھی پیار کم ہو جاتا ہے۔ خاوند سے بھی بےاعتنائی جاتی ہے ان میں شاید سیپیا زیادہ اثر کرے۔

اس ضمن میں ایک اور دوا کثرت سے بتائی جاتی ہے وہ پروویتم۔ یہ مچھلی کا تیل ہے۔ کاڈ لیور آئل کھانے سے بال جھڑیں۔ اس کا علم نہیں۔ ہوسکتا ہے جن بچیوں کو ان کی ماؤں نے خوب یہ تیل پلایا ہو۔ ان کو بال زیادہ اگتے ہیں اگر یہ کام کرے گی تو اونچی طاقت میں کرے گی۔ ان میں سے کوئی ایک دوا جو ٹھیک بیٹھ جائے استعمال کی جاسکتی ہے۔ اگر شروع میں نیٹرم میور دی جائے تو پھر اس کے بعد سیپیا CM میں دوہرائیں۔ پھر بھی فرق نہ پڑے تو تھوجا (THUJA) اونچی طاقت میں دی جائے۔

ایک اور دوا تھائیرائیڈینم (THYROIDNUM) اس ضمن میں کارآمد ہوسکتی ہے۔ اس دوا کی علامت ان خرابیوں سے متعلق ہے جو TOXINS کی زیادتی کی وجہ سے عورتوں مردوں کی نارمل فنکشنز پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ مردانہ زنانہ صفات خلط ملط ہو جائیں تو یہ تھائیرائیڈ کی خرابی سے بھی ہوسکتا ہے۔

تھائیرائیڈینم بھی تھائیرائیڈ کی خرابیوں کے علاج کے لئے اچھی دوا ہے۔ ۲۰۰، ۱۰۰۰ اور CM تک دی جاتی ہے یہ دوا کے اثر پر منحصر ہے۔ سیپیا میں CM ہی ضروری ہے۔ چھوٹی طاقت میں کام نہ آئے گی۔

جہاں تھوجا ناکام رہے وہاں میڈورینم (MEDOR-RHINUM) دی جائے اس دوا کو بہت کم استعمال کیا گیا ہے۔ بعض ملکوں اور علاقوں میں تو علاج ہی میڈورینم سے شروع کرنا چاہیئے۔

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

تمہاری ہر حرکت خدا کے لئے ہو جائے

"اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔" حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مغربی ساحل امریکہ کے کامیاب دسویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

۶۵۰ افراد کی شمولیت

۴۳ غیر از جماعت افراد کی خصوصی پروگراموں میں شرکت

(رپورٹ . انور محمود خان - لاس انجلیز، امریکہ)

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مغربی ساحل امریکہ کا دسواں جلسہ سالانہ بخیروخوبی ۲۳، ۲۴ اور ۲۵ دسمبر ۱۹۹۵ء کو منعقد ہوا۔ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مع اہلیہ محترمہ صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ واشنگٹن ڈی سی سے (جو کہ لاس اینجلیز سے تین ہزار میل مشرقی ساحل امریکہ کے قریب واقع ہے) باوجود کمزوری صحت کے تشریف لائے اور بنفس نفیس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ اسی طرح دوران جلسہ کئی مواقع پر تقاریر کے علاوہ بے شمار زائرین اور بیرونی مندوبین سے تفصیلی ملاقات فرمائی۔ اس جلسہ کی مختصر روئیداد قارئین الفضل کے لئے پیش خدمت ہے۔

امریکہ کا جغرافیائی مغربی ساحل الاسکا کی ریاست کو نکال کر کینیڈا سے میکسیکو تک کے ۱۲۰۰ میل کے فاصلہ پر پھیلا ہوا ہے۔ اس علاقہ میں مندرجہ ذیل باقاعدہ جماعتیں قائم ہیں۔ سی ایٹل (Seattle)، پورٹ لینڈ (Portland)، سین ہوسے (San Jose)، سکرامنٹو (Sacramento)، سان فرانسسکو (San Francisco)، لاس اینجلیز مشرقی (Los Angeles East)، لاس اینجلیز غربی (Los Angeles west)، سین ڈی ایگو (San Diego) - ساحل سمندر سے مشرق کی طرف کی مندرجہ ذیل جماعتیں بھی مغربی ساحل کے احاطہ میں شمار ہوتی ہیں۔ فینکس (Phoenix)، ٹوسان (Tuson) - یہ دونوں ریاستیں اریزونا میں واقع ہیں۔ اور ڈینور (Denvor) یہ کولوراڈو ریاست کا حصہ ہے۔

ان تمام جماعتوں میں مقیم احمدی گھرانے بڑے ذوق شوق سے جلسہ کی روایات کے مطابق لاس اینجلیز کی جانب عازم سفر ہوئے۔ ڈیڑھ صد سے زائد مہمانان جلسہ کا لاس اینجلیس کے گردونواح میں رہنے والے احمدی بھائیوں اور بہنوں نے گرمجوشی سے استقبال کیا اور اپنے مکانات کے دروازے جلسہ کی روایات کے مطابق ان کی رہائش کے لئے کھول دئے۔ مہمانوں کی آمد صرف مغربی ساحل پر بسنے والوں کی جانب سے ہی نہ تھی بلکہ مندرجہ ذیل ممالک کے احمدی بھی اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوئے۔ انگلستان، کینیڈا، پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا۔ علاوہ ازیں امریکہ کی دور دراز جماعتیں، میری لینڈ، ملواکی، شکاگو وغیرہ کے احباب بھی شامل ہوئے۔

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس جمعہ کی شام کو زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، امیر جماعت ہائے امریکہ منعقد ہوا۔ بعد تلاوت و نظم مکرم ڈاکٹر حمیدالرحمان صاحب، صدر جماعت لاس اینجلیز نے جماعت لاس اینجلیز کی جانب سے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ محترم امیر صاحب نے نہایت بصیرت افروز پیرائے میں ۱۸۹۱ء کے پہلے جلسہ سالانہ کے انعقاد اور ان جلسوں کی بنیادی غرض وغایت حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے پر معارف کلام کی روشنی میں پیش فرمائی۔ آپ نے ان چھوٹے چھوٹے جلسہ سالانہ کے نمونوں کے اعداد و شمار بیان کرتے ہوئے یہ ذہن نشین کرایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس نظام جلسہ سالانہ کو غیر معمولی کامیابی بخشی اور کہاں پہلے جلسہ میں ۷۵ افراد نے شرکت کی اور کہاں ۱۹۸۳ء کے جلسہ سالانہ ربوہ میں یہ تعداد لاکھوں میں پہنچ گئی۔ اگر تمام چھوٹے بڑے جلسوں کو جو دنیا کے مختلف علاقوں میں منعقد ہوتے ہیں جمع کیا جائے تو کئی لاکھ گنا ترقی اس نظام میں ہو چکی ہے۔ الحمدللہ۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ دعاؤں کا اعادہ کیا اور ان دعاؤں کے بعد اجتماعی دعا کرا کے اس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

جلسہ ہائے سالانہ جہاں جماعت کی تربیت اور تعلیم کا ایک عمدہ شاہکار ہیں وہاں تبلیغ اسلام جو کہ جماعت کی اساس ہے کا ایک بہت مؤثر ذریعہ ہیں۔ اس موقعہ پر اس جلسہ کی دوسری نشست کا محور تبلیغ رہا اور سوال و جواب کی محفل میں تبلیغ میں پیش آنے والے سوالوں کے سیر حاصل جوابات کی پیشکش اس پروگرام کا مقصد تھا۔ ۶۵ منٹ کی یہ محفل بڑی دلچسپ رہی اور ۶ صاحب علم افراد نے متعدد سائلین کے جوابات پیش کئے۔ تمام حاضرین نے نہایت توجہ اور انہماک سے اس محفل میں شرکت کی۔

ہفتہ کے دن صبح دس بجے تیسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی اور چار مبسوط تقاریر حاضرین کے سامنے پیش کی گئیں۔ مکرم ابراہیم نعیم صاحب، صدر جماعت سین ڈی ایگو مکرم زین العابدین صاحب، واقف عارضی مشنری سان فرانسسکو، انور محمود خان نیشنل سیکرٹری تبلیغ امریکہ اور گلزار احمد صاحب نے علی الترتیب اسلام میں خدا کا تصور، ظہور امام مہدی کی علامات، قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتی اور سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوعات پر حاضرین سے خطاب کیا۔

چوتھا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر شروع ہوا۔ اس موقعہ پر خواتین کا علیحدہ اجلاس خواتین کے حصہ مسجد میں منعقد ہوا۔ خواتین کے جلسہ کی صدارت صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے کی۔ خواتین کے جلسہ میں پانچ خواتین نے جو مختلف لجنات کی ممبرات تھیں پردہ کی اہمیت، مغربی معاشرہ میں احمدی خاتون کا کردار، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور برکات خلافت کے موضوعات پر تقاریر پیش کیں۔

آخر میں محترمہ صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے نواحمدی خواتین کو خوش آمدید کہا اور پاکستانی خواتین کو ان نواحمدی خواتین کے ساتھ رشتہ محبت حقیقی معنوں میں استوار کرنے کی تلقین فرمائی۔ اسی طرح آپ نے بچوں کی خصوصی تربیت اور ان کو بیرونی مضر اثرات سے بچانے کی تدابیر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس مختصر خطاب کے بعد آخر میں ڈاکٹر عزیزہ رحمان صاحبہ جو مغربی ساحل کی لجنات کی صدر ہیں نے محترمہ صاحبزادی صاحبہ اور دیگر تمام مقررین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔

مردوں کا چوتھا اجلاس مختصر تھا۔ اس میں محترم امتیاز راجیکی صاحب نے اپنے دادا جان حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ مکرم عاصم بشیرالدین صاحب نے احمدیت سے عشق کے موضوع پر حاضرین کے جذبات محبت ابھارے اور ارشد محمود خان صاحب نے اسلام اور سائنس کے مابین مطابقت کو قرآن اور مشاہدات سائنس کی روشنی میں پیش کیا۔

ہفتہ کی شام کو ایک خصوصی نشست منعقد کی گئی جس میں غیر از جماعت افراد اور سیاسی مندوبین کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں ۴۳ غیر از جماعت افراد شامل ہوئے۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم و محترم امیر صاحب نے فرمائی۔ ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نے مہمانوں کا استقبال کیا، محترم انعام الحق کوثر صاحب نے اسلام کا تعارف پیش کیا، ڈاکٹر وسیم احمد صاحب نے مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد مہمانان خصوصی نے چند منٹ حاضرین سے خطاب کیا اور جماعت کو احسن الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے آخر میں اسلام کی پرکشش تعلیم مساوات اور اخوت اور امن عالم کے قیام میں بنیادی اقدار کی ضرورت پر مختصر الفاظ میں روشنی ڈالی۔ سب مہمانوں کو جماعت کی طرف سے عشائیہ پیش کیا گیا۔

اتوار صبح دس بجے جلسہ کی آخری نشست منعقد ہوئی۔ اس اختتامی جلسہ کی صدارت محترم امیر صاحب امریکہ نے فرمائی۔ مکرم ڈاکٹر راشد لطیف راشدی صاحب اور مکرم انعام الحق کوثر صاحب نے نظام خلافت اور احمدیت کے مستقبل پر حاضرین سے خطاب کیا۔ آخیر میں مکرم صاحبزادہ صاحب نے نہایت بصیرت افروز خطاب کیا اور "ذکر حبیب" کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی درخشندہ شخصیت کے انمول موتی حاضرین کے سامنے پیش کئے۔ ان گرانقدر واقعات اور دل کو گرما دینے والے ایمان افروز بیان پر متعدد مرتبہ حاضرین نعرہ تکبیر بلند کئے بغیر نہ رہ سکے۔ نئے احمدیت میں شامل ہونے والوں پر سیرت احمدؑ کی یہ جھلکیاں بڑی مؤثر ثابت ہوئیں۔

دعا کے وقت محترم شریف لوبس صاحب، امیر جماعت انڈونیشیا بھی تشریف لے آئے اور آپ نے بھی چند منٹ حاضرین سے خطاب کیا اور انڈونیشیا کے لاکھوں احمدیوں کی طرف سے محبت بھرا سلام پہنچایا۔

اس طور پر مغربی ساحل امریکہ کا دسواں جلسہ سالانہ بڑی شان کے ساتھ دعا پر ختم ہوا۔

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

مفید طبی معلومات

(ڈاکٹر امتہ الرزاق سمیع۔ ایف۔ آر۔ سی۔ ایس)

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ کھانا اس وقت کھاؤ جب بھوک لگے اور ابھی کچھ بھوک باقی ہو تو ہاتھ کھینچ لو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تاکید کو نظرانداز کردیں تو نتیجہ موٹاپے کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ موٹاپا ایک بے حد موذی مرض ہے۔ آجکل سائنس میں موٹاپے کے بارے میں بڑی تحقیق ہو رہی ہے۔

موٹاپے کے نقصانات

موٹاپے کے چند بڑے بڑے نقصانات یہ ہیں۔

دل کا دورہ

موٹاپے کی وجہ سے انسان کے جسم میں چربی کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ یہ چربی خون میں شامل ہو کر انسان کی خون کی رگوں میں جم جاتی ہے۔ چربی کی وجہ سے دل کو خون پہنچانے والی رگیں تنگ ہو جاتی ہیں اور پھر یہ رگیں تقریباً بالکل بند ہو کر دل کا دورہ، انجائنا وغیرہ کی شکایت پیدا کرتی ہیں۔

فالج

موٹاپے کی وجہ سے چربی دماغ کو خون پہنچانے والی رگوں میں بھی جم جاتی ہے اور جب دماغ کو خون ملنا کم ہو جائے تو دماغ کا ایک حصہ کام کرنا بند کر دیتا ہے جس کی وجہ سے فالج کا حملہ ہوتا ہے۔

بلڈ پریشر

خون کی رگیں جب چربی کی وجہ سے تنگ ہو جائیں تو وہ خون کے بہاؤ میں زیادہ روک بنتی ہیں۔ لہٰذا جسم میں خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ بلڈ پریشر بھی ایک موذی بیماری ہے جو کہ دل کے فیل ہونے اور فالج کا باعث بن سکتی ہے۔

ذیابیطس

اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بڑی عمر کی ذیابیطس موٹاپے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب انسان اپنی بھوک سے بڑھ کر کھانے لگے تو لبلبہ بہت زیادہ انسولین پیدا کرتا ہے۔ بالآخر انسان کے جسم کے پٹھے وغیرہ پر انسولین مزید اثر نہیں کر سکتی اور انسان ذیابیطس کا شکار ہو جاتا ہے۔ امریکہ میں ریسرچ سے پتہ چلا ہے کہ اگر بہت موٹے لوگوں کو اپریشن کے ذریعہ سے پتلا کر دیا جائے تو ان میں ذیابیطس بالکل ٹھیک ہو جاتی ہے۔ ذیابیطس کی وجہ سے انسان کے خون میں چربی کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور دل کا دورہ، فالج وغیرہ کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے۔

پتہ میں پتھری

یہ بات بھی ثابت ہے کہ موٹے لوگوں میں پتہ میں پتھر بننے کا امکان بہت ہوتا ہے۔ انسان کے جسم میں جب چربی کی مقدار بڑھ جائے تو یہ چربی پتے میں جاکر جمنا شروع ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ جسم کے نمکیات سے مل کر پتھر کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

جوڑوں کا درد

جب انسان کا وزن بڑھ جائے تو جوڑ خاص طور پر کولہے اور گھٹنے کے جوڑ پر بہت زور پڑتا ہے اس زور کی وجہ سے جوڑ گھس جاتے ہیں۔ جب گھسے ہوئے جوڑ کو استعمال کیا جائے یعنی چلا پھرا جائے تو شدید درد ہوتی ہے۔ اگر پوری طرح احتیاط نہ کی جائے تو یہ تکلیف بالآخر معذوری پر منتج ہوتی ہے لہٰذا وزن قابو میں رکھنے سے انسان بہت سی تکالیف سے بچ سکتا ہے

باقی صفحہ نمبر ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں

رمضان المبارک کے دس خاص مسائل

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

ذیل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ بیش قیمت مضمون ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے جو آپ نے رمضان کے مسائل کے متعلق اپریل ۱۹۵۷ء میں رقم فرمایا تھا۔ [ادارہ]

(۱) رمضان مبارک وہ مبارک مہینہ ہے جس میں خدائے قدوس کی آخری شریعت کے نزول کا آغاز ہوا اور کلام الٰہی اپنے کمال کو پہنچ گیا۔ اس مہینہ کو روزہ کی خاص عبادت کے لئے مخصوص کیا گیا ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزاء ہوں۔ اس مہینہ میں ہر اس عاقل بالغ مرد و زن پر روزہ واجب ہے، جو بیماری کی حالت میں نہ ہو۔ مگر ڈیوٹی کے لحاظ سے دائمی سفر میں رہنے والوں کو روزہ رکھنا چاہئے کیونکہ ان کا سفر ایک گونہ قیام کا رنگ رکھتا ہے۔

(۲) بیمار یا مسافر کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ بیماری یا سفر کی حالت گزرنے کے بعد چھوڑے ہوئے روزے رکھ کر اپنے روزوں کی گنتی پوری کرے تا کہ اس کی عبادت کے ایام میں فرق نہ آئے۔ اور ثواب میں کمی واقع نہ ہو۔ اس غرض کے لئے حائضہ عورت بھی بیمار کے حکم میں ہے مگر بیماری اور سفر میں روزہ ملتوی کرنے کے باوجود رمضان کی دوسری برکات سے حتی الوسع متمتع ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(۳) جو شخص بڑھاپے یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہو اور بعد میں گنتی پوری کرنے کی امید بھی نہ رکھتا ہو (بہانہ کے طور پر نہیں بلکہ حقیقۃً) اس کے لئے یہ حکم ہے کہ روزہ کے بدل کے طور پر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے مہینہ بھر کے کھانے کے اندازہ سے فدیہ ادا کرے۔ یہ فدیہ کسی مقامی غریب اور مسکین کو نقدی یا طعام ہر دو صورت میں ادا کیا جا سکتا ہے اور اس غرض کے ماتحت مرکز میں بھی بھجوایا جا سکتا ہے۔ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت بھی اسی حکم کے ماتحت آتی ہے، یعنی وہ روزہ رکھنے کی بجائے فدیہ ادا کر سکتی ہے۔

(۴) روزہ طلوع فجر یعنی پو پھوٹنے سے لے کر غروب آفتاب تک رکھا جاتا ہے اور اس میں کھانے پینے یا بیوی کے ساتھ مباشرت کرنے سے پرہیز کرنا لازم ہے مگر بھول چوک کر کوئی چیز کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ سحری کھانے میں دیر کرنا اور افطاری میں جلدی کرنا سنت نبویؐ ہے۔ تا خدا تعالیٰ کے حکم کے ساتھ اپنی خواہش کی آمیزش نہ ہونے پائے۔

(۵) روزہ رکھنے والے کے لئے لازم ہے کہ اپنا وقت خصوصیت سے نیکی اور تقویٰ طہارت اور صداقت قول اور صداقت عمل میں گزارے اور ہر قسم کی بدی اور بیہودگی سے کلی اجتناب کرے۔ مگر اس نیت سے نہیں کہ رمضان کی قید کے ایام کے بعد پھر سستی اور بدی کی مادر پدر آزادی کی طرف لوٹ جائے گا بلکہ اس نیت سے کہ وہ اس ٹریننگ کے نتیجہ میں ہمیشہ نیک اور متقی رہنے کی کوشش کرے گا۔ اور خشیت اللہ کو اپنا شعار بنائے گا۔

(۶) روزوں کے ایام میں نمازوں کی پابندی اور تلاوت قرآن مجید اور دعاؤں اور ذکر الٰہی اور درود شریف میں شغف خاص طور پر ضروری ہے اور روزوں کی راتوں میں تہجد کی نماز کی بڑی تاکید آئی ہے۔ تہجد کی نماز مومنوں کو ان کے مخصوص انفرادی مقام محمود تک پہنچانے اور نفس کی خواہشات کو کچلنے اور دعاؤں کی قبولیت کا رستہ کھولنے اور انسان کی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں بے حد مؤثر ہے (یہ سب قرآنی اشارات ہیں) دن کے اوقات میں ضحیٰ یعنی اشراق کی نماز بھی بڑے ثواب کا موجب ہے۔ تہجد کا بہترین وقت نصف شب اور فجر کی نماز کے درمیان کا وقت ہے۔

(۷) رمضان کے مہینہ میں صدقہ و خیرات اور غریبوں اور مساکین اور یتامیٰ اور بیوگان کی امداد حسب توفیق زیادہ سے زیادہ کرنی چاہئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں ہمارے آقا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ غریبوں کی امداد میں ایسی تیز آندھی کی طرح چلتا تھا جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ رمضان کا یہ صدقہ و خیرات فدیہ رمضان اور صدقۃ الفطر کے علاوہ ہے۔

(۸) جن لوگوں کو توفیق ہو اور فرصت مل سکے اور حالات موافق ہوں ان کے لئے رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد کے اندر اعتکاف بیٹھنا موجب ثواب ہے۔ یہ ایک قسم کی وقتی اور محدود رہبانیت ہے جس کے ذریعہ انسان دنیا سے کلی طور پر نہ کٹنے کے باوجود انقطاع الی اللہ کا ثواب حاصل کرتا ہے۔ اعتکاف میں دن رات مسجد میں بیٹھ کر عبادت اور ذکر الٰہی اور دعاؤں اور تلاوت قرآن مجید اور دینی مذاکرات میں وقت گزارنا چاہئے اور نیند کو کم سے کم حد میں محدود رکھنا چاہئے۔ رفع حاجت یعنی پیشاب پاخانہ کے لئے مسجد سے باہر جانے کی اجازت ہے اور رستہ میں کسی مریض کی مختصر سی عیادت کرنے میں بھی حرج نہیں۔

(۹) رمضان کے آخری عشرہ میں اور خصوصاً اس کی طاق راتوں میں ایک رات ایسی آتی ہے جو خدا تعالیٰ کی خاص الخاص برکتوں سے معمور ہوتی ہے۔ اسے لیلۃ القدر یعنی بزرگی والی رات کہتے ہیں۔ اس میں دعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں اور رحمت کے فرشتے مومنوں کے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آخری عشرہ کی راتوں میں زیادہ دعائیں کی جائیں اور نوافل پر زیادہ زور دیا جائے۔ اور رات کی مردہ تاریکی کو روحانی زندگی کے نور سے بدل دیا جائے۔ لیلۃ القدر گویا خدا کی طرف سے مومنوں کے لئے اختتام رمضان کا ایک مبارک ہدیہ ہے۔

(۱۰) عید الفطر سے قبل غرباء کی امداد کے لئے صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کی مقدار ایک صاع گندم یا نصف صاع گندم کے حساب سے مقرر ہے۔ جو گھر کے ہر مرد عورت اور ہر لڑکے لڑکی بلکہ بے تنخواہ کام کرنے والے نوکروں کی طرف سے بھی ادا کرنی لازم ہے۔ یہ رقم گندم کی رائج الوقت قیمت کا اندازہ ہونے پر مقامی محصلوں کو ادا کرنی چاہئے تا کہ مناسب انتظام کے ساتھ اچھے وقت پر غرباء میں تقسیم ہو سکے۔

وتلک عشرۃ کاملۃ۔

نوٹ: رمضان اور عید الفطر کے بعد شوال کی دوسری تاریخ سے لے کر سات تاریخ تک چھ نفلی روزے رکھنا مسنون ہے اور موجب ثواب۔ جس طرح نماز کے بعد کی سنتیں ہوتی ہیں یہ گویا روزوں کے بعد کی سنتیں ہیں۔

دنیائے مذاہب

اسرائیل کی سپریم کورٹ نے مذہب پر اکثریتی فرقہ کی اجارہ داری ختم کر دی

اسرائیل میں آباد سب سے بڑا یہودی فرقہ آرتھوڈاکس (ORTHODOX) کہلاتا ہے۔ اب تک ان کو مذہبی معاملات میں اجارہ داری حاصل تھی اور حکومت نے قانونی طور پر ان کا یہ حق تسلیم کیا ہوا تھا۔ صرف انہیں کو اختیار تھا کہ کسی کو یہودی مذہب میں داخل کر سکیں یا یہودی ہونے کا سرٹیفیکیٹ جاری کر سکیں۔ نکاح، شادی، طلاق اور نماز جنازہ سے متعلقہ معاملات نپٹانے کا اختیار بھی انہیں کو تھا۔ اگر کوئی اقلیتی فرقہ کسی کو یہودیت میں داخل کرتا تو اکثریتی فرقہ اسے یہودی تسلیم کرنے سے انکار کر دیتا۔ (دیکھیں پاکستانی علماء سو کے دل ان کے کیسے ہم رنگ ہیں جیسے ایک جوتی کے دو پاؤں)۔ اسرائیل میں سابق روسی ریاستوں سے آئے ہوئے ہزاروں یہودی آباد ہیں جن کو اکثریتی فرقہ یہودی ماننے سے انکاری ہے وہ نکاح طلاق وغیرہ کے معاملات میں پریشان تھا۔

اس صورت حال کی اصلاح کے لئے ایک تحریک کام کر رہی ہے جس کا نام Israel Movement For Progressive Judaism ہے۔ امریکہ میں بسنے والے یہودیوں کی اکثریت اس تحریک سے وابستہ ہے لیکن اسرائیل میں ان کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہیں۔ برازیل سے ایک یہودی عورت مسمی MS. HAVA GOLSTEIN اسرائیل میں آکر آباد ہوئی لیکن یہودی فرقہ اسے یہودی ماننے سے انکاری تھا جس پر مذکورہ بالا اصلاحی تحریک نے اس کا معاملہ عدالت میں اٹھایا جس پر سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا کہ اقلیتی فرقوں کو بھی کسی کو یہودیت میں داخل کرنے کا حق ہے لیکن عدالت نے اپنے حکم میں حکومت کو ایسی کوئی ہدایت جاری نہیں کی کہ وہ اقلیتی فرقوں کے بنائے ہوئے یہودیوں کو بھی قانونی طور پر یہودی تسلیم کر لیں۔ یہ معاملہ حکومت کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے البتہ امید کی جاتی ہے کہ حکومت سپریم کورٹ کے فیصلہ کی روشنی میں اکثریتی فرقہ کی اجارہ داری ختم کر کے اقلیتی فرقوں کو بھی برابر کے حقوق دے دیگی۔

یہودیوں کے یوں تو چھوٹے چھوٹے فرقے بہت ہیں لیکن بڑے بڑے فرقے تین ہیں۔ آرتھوڈاکس، ریفارم اور کنزرویٹو۔

آرتھوڈاکس کہتے ہیں کہ تورات اور طالمود دونوں ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھیں۔ وہ حلال کھانے کی پابندی کرتے ہیں۔ سبت کو مناتے ہیں اور طلوع آفتاب سے قبل، شام اور بعد غروب آفتاب۔ تین نمازیں پڑھتے ہیں۔

ریفارم تحریک کا آغاز ۱۸۰۰ء کے بعد ہوا وہ تورات کی تعلیم کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور طالمود کو الہامی کتاب کی بجائے انسانی روایات کا مجموعہ قرار دیتے ہیں اور اس طرح اس کی اتھارٹی کو کمزور خیال کرتے ہیں ان کے نزدیک بائبل ہی شریعت کا ماخذ ہے اور مذہب کا اصل اخلاقی تعلیم ہے اس لئے بہت سی مذہبی روایات کو ترک کر بیٹھے ہیں۔

کنزرویٹو کا فرقہ ۱۸۵۰ء کے قریب قائم ہوا یہ شرعی معاملات میں طالمود کو بھی اتنی ہی اتھارٹی سمجھتے ہیں جتنا بائبل کو۔ تاہم ان کا خیال ہے کہ بائبل کی تشریح زمانہ کے ساتھ بدلتی رہتی ہے جو جدید علوم اور ثقافت کو مدنظر رکھ کر کی جانی چاہئے۔ یہ بھی مذہبی رسومات پر زور دینے کے خلاف ہیں لیکن ریفارم والوں کے بالمقابل روایتی مذہب پر زیادہ عمل کرتے ہیں۔ (ماخوذ از دی نیویارک ٹائمز)

آسٹریلیا کی یہودی عورتوں کا مسئلہ اور حکومت سے استمداد

آسٹریلیا میں ایک لاکھ یہودی آباد ہیں جن میں سے نصف صرف نیو ساؤتھ ویلز میں رہتے ہیں۔ ان کا مسئلہ یہ ہے کہ یہودی شریعت HALACHA کے تحت صرف مردوں کو طلاق دینے کا حق حاصل ہے اور اگر وہ طلاق دینے سے انکاری ہوں اور عورت عدالت کے ذریعہ علیحدگی حاصل کر لے تو یہودی قانون اسے طلاق تسلیم نہیں کرتا اور اگر ایسی عورت دوبارہ شادی کر لے تو وہ ناجائز سمجھی جاتی ہے اور اس کے بچے بھی جائز تسلیم نہیں کئے جاتے۔ اس کا حل کینیڈا کے یہودیوں نے یہ نکالا ہے کہ انہوں نے حکومت سے قانون بنوا لیا ہے کہ جب تک مذہبی طریق پر مرد پہلے طلاق نہ دے دے عدالتیں طلاق نہیں دلوائیں چنانچہ مردوں کو مجبوراً طلاق دینی پڑتی ہے کیونکہ سول طلاق کے بغیر جائیداد تقسیم نہیں ہو سکتی۔

یہاں ابھی حال ہی میں پہلی بار ایک عورت یہودیوں کی تنظیم The Executive Council of Australian Jewry کی صدر منتخب ہوئی ہیں۔ انہوں نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھی کینیڈا کی طرز کا قانون بنائیں۔ انہوں نے کہا ایسی عورتوں کی تعداد اگرچہ بڑی نہ بھی ہو متعلقہ افراد کے لئے یہ بہت بڑا مسئلہ ہے جس کو حل کرنے کے لئے حکومت کی مدد درکار ہے۔

(اسلام میں اس مسئلہ کا حل بھی موجود ہے۔ عورت قاضی یا عدالت کی معرفت طلاق حاصل کر سکتی ہے اور دوبارہ شادی بھی کر سکتی ہے جبکہ یہودی عورت اس معاملہ میں مظلوم اور بے بس ہے۔)

عیسائیوں کی طرح یہود بھی اپنی مذہبی احکام و روایات کی تبدیلی کے خواہاں ہیں چنانچہ آسٹریلوی یہود کی سربراہ (MRS. SHTEINMAN) نے کہا کہ اب یہودی عورتیں بھی مذہبی میدان میں کود رہی ہیں۔ مذہبی رسومات میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیتی ہیں اور ان مواقع پر بعض عبادت گاہوں (SYNAGOGUES) میں اب ان کو تورات کی تلاوت کی اجازت بھی دے دی جاتی ہے جبکہ پہلے تلاوت صرف مرد ہی کر سکتے تھے۔ (ماخوذ از ہیرلڈ، ۲۷ نومبر ۹۵ء)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

★★خدام الاحمدیہ برطانیہ کے جریدہ "طارق" نومبر ۹۵ء میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ (مرتبہ: محترم رفیق سفیر) کے مطابق ۱۸ تا ۲۵ اگست تک ۴۳ اطفال سمیت ۵۷ افراد کے قافلہ نے فرانس، جرمنی، ہالینڈ اور بیلجیئم کا معلوماتی دورہ کیا۔ اسی شمارے میں خدام الاحمدیہ برطانیہ کے چوتھے نیشنل باسکٹ بال، پہلے نیشنل بیڈمنٹن اور چھٹے نیشنل کرکٹ ٹورنامنٹس کی رپورٹس بھی شائع ہوئی ہیں۔ ان ٹورنامنٹس کا افتتاح محترم صفدر علی میاں نائب صدر خدام الاحمدیہ یوکے نے کیا۔

★★ذاتی کوائف (CV) کی تیاری اور انداز پیشکش ملازمت وغیرہ کے حصول کے لئے بہت اہم ہے۔ اس سلسلہ میں محترم لطیف مرزا صاحب کا اسی شمارہ میں شائع شدہ مضمون قابل مطالعہ ہے۔

★★مصری عرب دوست محترم حلمی الشافعی صاحب ۱۹۲۹ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ الازہر یونیورسٹی سے BSc اور پھر پیٹرولیم انجینئرنگ کا دو سالہ کورس کیا اور بسلسلہ ملازمت متعدد عرب ممالک میں مقیم رہے۔ ۶۵ء میں انکی ملاقات ایک مخلص عرب احمدی محترم مصطفیٰ ثابت صاحب سے ہوئی جنکی دو سال کی کوششوں سے ۶۷ء میں آپ نے قبول احمدیت کی سعادت پائی۔ ۸۰ء میں آپ نے پہلی بار ربوہ جاکر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کی، پھر قادیان کی زیارت کی اور سرینگر کشمیر جاکر قبر مسیحؑ کی بھی زیارت کی۔ ۸۶ء میں اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کردی اور تب سے ۹۴ء تک بحیثیت امیر جماعت مصر خدمت کی توفیق پائی نیز عربوں میں تبلیغ کے لئے کئی ممالک کے دورہ جات کئے۔ ۹۴ء میں حضور انور کے ارشاد پر آپ برطانیہ تشریف لے آئے۔ اس وقت عربک سیکشن کے انچارج اور عربی ماہنامہ "التقویٰ" کے مدیر ہیں اور عرب بھائیوں کے لئے MTA کے پروگرام "لقاء مع العرب" کے حوالہ سے بھی معروف ہیں۔ آپکا تعارف بھی "طارق" کے اسی شمارہ میں شائع ہوا ہے۔

★★حضرت امام محمد باقرؒ کا اصل نام محمد بن علی بن حسینؓ تھا۔ آپؒ حضرت امام حسینؓ کے پوتے تھے۔ آپکے والد حضرت امام زین العابدینؓ نے آپکی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ بارہ ائمہ میں آپکا شمار پانچویں نمبر پر ہوتا ہے۔ آپؒ نے دس اموی حکمرانوں کا زمانہ دیکھا لیکن سیاست سے کنارہ کش رہے۔ آپکی ہی تجویز پر اموی حکمران عبدالملک نے رومی سکے کو بند کرکے اسلامی سکہ رائج کیا۔ ایک روایت کے مطابق آپؒ کو بھی آپکے والد کی طرح زہر دے کر شہید کیا گیا۔ آپکی عمر صرف ۵۷ برس تھی۔ آپکا مختصر ذکر محترم فخر الحق شمس صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۱۵ نومبر میں شائع ہوا ہے۔

★★روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰ نومبر کی ایک خبر کے مطابق ۱۷ سالہ عزیز منور لقمان ابن مکرم یوسف ناصر صاحب آف ربوہ نے تیراکی کے میدان میں قومی سطح کے مقابلوں میں حصہ لے کر کئی نئے ریکارڈ قائم کئے ہیں۔ انہوں نے ۹۵ء کی انڈر ۱۸ چیمپئن شپ میں ۷ طلائی تمغے حاصل کرکے بہترین تیراک ہونے کا اعزاز حاصل کیا اور ۸۰۰ میٹر فری سٹائل میں نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ قبل ازیں بھی وہ مختلف سطحوں پر منعقدہ مقابلوں میں بہترین تیراک ہونے اور نئے ریکارڈ قائم کرنے کے اعزازات حاصل کرچکے ہیں۔

★★حضرت سیدہ امۃ الحیٔ بیگم صاحبہؓ کی وفات پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا "میں نے عمر بھر کوئی ایسی کامیاب اور خوش کرنے والی شادی نہیں دیکھی جیسی میری یہ شادی تھی۔ وہ مجھ سے اس قسم کا عشق رکھتی تھیں کہ شائد کسی خاوند کو ایسی محبت کرنے والی بیوی ملی ہو"۔ آپؓ لجنہ اماء اللہ کی فعال کارکن تھیں۔ آپکی ہی کوششوں سے جلسہ سالانہ پر عورتوں کے لئے علیحدہ اور باقاعدہ قیام و طعام اور تقریروں کا انتظام ہوا۔ آپ جلسہ سالانہ پر تقاریر بھی کرتی رہیں اور لجنہ کے رسائل میں مضامین بھی لکھتی رہیں بیماری کے باوجود خدمت میں مشغول رہیں اور ۱۰ دسمبر ۱۹۲۴ء کو صرف ۲۳ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپکی وفات پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا "سلسلہ کی علمی ترقی کی ان کے دل میں اس قدر تڑپ تھی کہ میرے نزدیک ساری جماعت میں اس قسم کی کوئی عورت موجود نہیں"۔ آپکی یاد میں لجنہ اماء اللہ نے ایک امۃ الحیٔ لائبریری قائم کی اور صدقہ کے طور پر دینی تعلیم کے لیے ایک لڑکی کا وظیفہ بھی جاری کیا۔ آپکا مختصر ذکر خیر روزنامہ "الفضل" ۲۱ نومبر میں محترمہ ستارہ مظفر صاحبہ نے کیا ہے۔

★★حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہؓ (حضرت سیدہ ام طاہر) ۱۹۰۵ء میں حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے ہاں سیالکوٹ میں پیدا ہوئیں جو بہت عبادت گزار اور مخلص انسان تھے۔ آپکی والدہ بھی بچپن ہی سے پارس کے نام سے مشہور تھیں اور مستجاب الدعوات اور بلند روحانی مقام کی حامل تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس خاندان کو "بہشتی ٹبر" کہا ہے۔ حضرت سیدہ ام طاہر والدین کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں حضرت مصلح موعودؓ سے آپکا نکاح ۷ فروری ۱۹۲۱ء کو حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ نے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ لجنہ کے قیام کے بعد آپکو نمایاں خدمت کی توفیق ملی اور آپ نے بحیثیت جنرل سیکرٹری اور صدر، لجنہ کے کاموں میں زندگی کی روح پھونک دی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپکی وفات پر فرمایا "جب کوئی نازک موقعہ آتا تو میں یقین کے ساتھ ان پر اعتبار کر سکتا تھا . . . . ضرورت کے وقت راتوں میری اس محبوبہ نے میرے ساتھ کام کیا ہے اور تکان کی شکایت نہیں کی۔ انہیں صرف اتنا کہنا کافی ہوتا تھا کہ یہ سلسلہ کا کام ہے . . . ذاتی دلچسپی لے کر لجنہ کا جھنڈا تیار کروانا اور لوائے احمدیت کی تیاری کے لئے صحابیات سے سوت کتواکر وقت پر بھجوانا آپکا اہم کام تھا"۔ آپکا ذکر خیر "الفضل" ربوہ ۲۲ و ۲۳ نومبر میں شائع ہوا ہے۔

★★حضرت پیر اکبر علی صاحب تحصیل فاضلکا کے بودلہ خاندان کے فرد اور بڑے زمیندار تھے۔ خلافت ثانیہ کے ابتدائی ایام میں قبول احمدیت کی سعادت پائی۔ لاہور سے LLB کرنے کے بعد فیروزپور کے کامیاب وکلاء میں شمار ہوئے۔ ابتداء میں آپ نے فیروزپور کے میونسپلٹی کے ممبر اور پھر ڈسٹرکٹ بورڈ کے جائنٹ چیئرمین کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں اور کافی عرصہ نواب صاحب ممدوٹ کے قانونی مشیر رہے۔ کئی برس تک حلقہ فاضلکا سے پنجاب لیجسلیٹو کونسل اور پھر لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر رہے۔ ۳۷ء میں فیروزپور جماعت کی امارت آپکے سپرد ہوئی۔ آپ نے دلیری کے ساتھ ہمیشہ حق گوئی کو اپنائے رکھا۔ ۲۵ مئی ۴۸ء کو آپکی وفات ہوئی۔ محترم چوہدری عبدالحفیظ صاحب کے قلم سے آپکا ذکر خیر "الفضل" ربوہ ۲۲ نومبر میں ایک پرانے شمارہ سے منقول ہے۔

سائنس کی دنیا

(آصف علی پرویز)

ٹیلیویژن ایک نعمت یا زحمت

ترقی یافتہ ممالک میں شاید ہی کوئی ایسا گھر ہوگا جس میں ٹیلیویژن نہ ہو۔ ترقی پذیر ممالک میں بھی شہروں میں تو ٹیلیویژن عام ہے ہی اب دیہاتوں میں بھی اکثر گھروں میں موجود ہے۔ سیٹلائٹ کی ایجاد کے بعد مختلف ممالک سے نشر شدہ پروگرام باآسانی گھر بیٹھے دیکھے جاسکتے ہیں۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ تقریباً ساری دنیا میں بیک وقت دیکھا جاسکتا ہے۔ تصاویر کے ذریعہ جو پروگرام دکھائے جاتے ہیں کیا بڑے اور کیا چھوٹے اس سے محظوظ ہوتے ہیں۔ مختلف سائنسی، علمی، معلوماتی اور دینی پروگراموں سے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔

لیکن بد قسمتی سے عام ٹی وی کے بہت سے پروگرام بالخصوص فلموں میں مار دھاڑ اور لڑائی جھگڑے کے مناظر اس انداز میں فلمائے جاتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ وہ ایسے مناظر کے برے پہلوؤں کو نمایاں کریں۔ وہ لڑائی جھگڑا کرنے والوں کو ہیرو کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ بچوں اور نوجوان نسل پر اس کے نہایت ہی بداثرات مرتب ہوتے ہیں اور معاشرہ کئی قسم کی برائیوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ بعض ایسے تشدد کے واقعات بھی سامنے آتے ہیں کہ جہاں مجرم نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ انہوں نے فلاں فلم سے متاثر ہوکر اس جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں ٹیلیویژن نے تشدد کے واقعات میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ اب ایک نیا پرزہ تیار کیا گیا ہے جسے V-CHIP کہتے ہیں۔ اس پرزہ کو اس طرح سے پروگرام کیا گیا ہے کہ یہ تشدد آمیز فلموں کو بچوں کو دکھانے سے روک سکے گا۔ والدین چند ہدایات کے ذریعہ بچوں کو تشدد آمیز فلمیں دیکھنے سے بچاسکیں گے۔ تاہم بعض افراد نے اسے شہری آزادی کے منافی قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ برائی کو اس کی جڑ سے کاٹنا چاہئے۔ یہ فلمیں بنانے والی کمپنیوں کا فرض ہے کہ تشدد سے بھرپور فلمیں بنانے سے ہی اجتناب کریں اور ناظرین کو شائستہ اور علمی پروگراموں سے محظوظ کیا جائے۔ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے پروگرام ساری دنیا کے پروگرام بنانے والوں کے لئے مشعل راہ بن سکتے ہیں۔

مشتری سیارے سے ایک اور ٹکر

آج سے تقریباً ڈیڑھ سال قبل Shoe maker Levi 21 کے ٹکڑے مشتری سیارے سے جاٹکرائے۔ فلکیات کے ماہرین کے لئے یہ ایک انوکھا تجربہ تھا۔ آسمان میں پھینکی ہوئی ہبل دوربین (Hubble Telescope) نے اس ٹکر کی بڑی واضح تصاویر کھینچیں جن کے نتائج کا تجزیہ دنیا کی مختلف لیبارٹریوں میں کیا جارہا ہے۔ لیکن دسمبر ۱۹۹۵ء کے اوائل میں انسان کی بنائی گئی ایک مشین جسے Galileo Probe کا نام دیا گیا ہے ایک پیچیدہ منصوبے کے مطابق اس سیارے کی فضا میں داخل ہوئی اور معلومات کا ایک قیمتی ذخیرہ مہیا کرتے ہوئے خود جل کر خاکستر ہوگئی۔

Galileo Probe اکتوبر ۱۹۸۹ء میں خلاء میں جانے والی گاڑی اٹلانٹا Space Shuttle Atlanta کے ذریعہ خلا میں پھینکی گئی۔ سب سے پہلے اس نے Venus سیارہ کے گرد چکر لگایا اور اس کی کشش ثقل سے مزید طاقت حاصل کی۔ اس کے بعد یہ زمین کے مدار میں داخل ہوئی جہاں پر اس نے سیارچہ Gaspra کے بارے میں تفصیلی معلومات مہیا کیں۔ زمین کے گرد چکر لگاتے ہوئے اس نے مزید طاقت حاصل کی اور سیارچہ ایڈا (Ida) کے بارہ میں سائنسی معلومات بہم پہنچائیں۔ جس کے بعد یہ مشتری سیارہ کے مدار میں داخل ہوگئی۔ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۹۵ء بروز جمعرات اس مشین نے اپنے اندر سے ایک چھوٹی مشین مشتری پر پھینکی۔ مشتری کی کشش ثقل کی وجہ سے اس چھوٹی مشین کی رفتار ایک لاکھ میل سے بھی تجاوز کر گئی۔ اس وقت اس مشین کے مونہہ کا درجہ حرارت سورج کے درجہ حرارت کے برابر پہنچ گیا۔ اس مشین (Probe) کی رفتار کو پیراشوٹ کھول کر کم کیا گیا۔ اب یہ مشتری کی فضا میں پہنچ چکی تھی اور اس نے فضا کی رفتار، دباؤ اور دوسری قیمتی معلومات اوپر اڑتی ہوئی Galileo Probe کو مہیا کیں۔ صرف ۷۵ منٹ تک یہ معلومات مہیا کرتی رہی اور پھر مشتری کی فضا میں جل کر خاکستر ہوگئی۔ Gal-ileo Probe سے یہ معلومات زمین کے اسٹیشن پر وصول کی گئیں۔ اور اب سائنس دان اس کے تجزیہ میں مصروف ہیں۔

Kenssy
Fried
Chicken

TELEPHONE 0181-539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB

PROPRIETOR: MASOOD HAYAT

مکتوب آسٹریلیا — دلچسپ خبریں

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

چین کے مردوں کا خلیج سان فرانسسکو میں ہجوم

کہتے ہیں انسان کا اصلی وطن وہی ہوتا ہے جہاں وہ مرنے کے بعد دفن ہونا چاہے۔ مختلف رنگ و نسل کے لوگ جو آسٹریلیا میں آباد ہیں ان میں سے بہت بڑھاپے کی عمر میں اپنے اصلی وطنوں کو واپس لوٹ جاتے ہیں۔ جو زندگی میں نہیں جاسکتے ان کے جنازے واپس جاتے ہیں۔ لیکن ایسا زیادہ تر آباد کاروں کی پہلی نسل کے لوگ ہی کرتے ہیں بعد کی نسل کے رابطے پچھلے ملکوں سے کمزور پڑ جاتے ہیں اور خال خال ہی واپس زندہ یا مردہ لوٹتے ہیں۔ لوگوں میں طبعًا اپنے مردوں کا احترام بھی پایا جاتا ہے۔ پرانے زمانہ میں خانہ بدوش قبائل جب ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے تو اپنے بزرگوں کی ہڈیاں بھی ساتھ لے جاتے اور نئی جگہ پر دفن کر دیتے۔

خلیج سان فرانسسکو میں ہانگ کانگ کے چینی نسل کے بہت لوگ آباد ہیں وہاں ایک چائنا ٹاؤن بھی ہے اب تک ان کا طریق تھا کہ اپنے مردوں کو تدفین کے لئے ہمیشہ چین بھیجتے تھے لیکن حال ہی میں یہ رجحان الٹ گیا ہے۔ ۱۹۹۷ء میں چین ہانگ کانگ کا کنٹرول سنبھال رہا ہے اور بہت لوگ خلیج سان فرانسسکو کے علاقہ میں آباد ہو رہے ہیں اور آتے ہوئے اپنے بزرگوں کی ہڈیوں اور راکھ کے بکس بھی ساتھ لا رہے ہیں جس سے اس علاقہ میں چینی مردوں کا ہجوم پیدا ہو گیا ہے۔ قبروں کی جگہیں بہت مہنگی ہو گئی ہیں۔ کالما (Colma) کے قصبہ کا رقبہ صرف دو مربع میل ہے جہاں تقریباً ۲۰ لاکھ قبریں ہیں جو یہاں کی زندہ آبادی کے مقابلہ میں دگنی ہیں۔ مرنے کے بعد بھی غریب امیر کا امتیاز قائم ہے۔ غریبوں کے لئے قبریں سستی ہیں اور امیروں کے لئے ایک فیملی پلاٹ کی قیمت ۲۸۷،۰۰۰ ڈالر ہے جو مکان کی قیمت سے زیادہ ہے۔ یہاں سے مردے بحر الکاہل، چشموں، محرابوں اور خوبصورت درختوں کا نظارہ کر سکتے ہیں۔ اس شہر میں قبروں کی صنعت خوب عروج پر ہے۔ لگتا ہے چینی آباد کاروں نے ذہنی طور پر اپنے گزشتہ وطنوں سے رابطہ ختم کر لیا ہے اور یہی سوچتے ہیں کہ اب سان فرانسسکو ہی ہمارا وطن ہے اور ہم نے اور ہماری نسلوں نے بس یہیں رہنا اور مرنا ہے۔

(ماخوذ از گارڈین)

ننھی منی بھڑوں کا کارنامہ

یورپ کی ننھی منی بھڑوں (Europcan Wasps) نے گلاب کی پنکھڑیوں کی صحت و خوبصورتی کو قائم کرنے میں بڑا مفید کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یہ بھڑیں ایڈلیڈ یونیورسٹی نے اٹلی سے درآمد کی تھیں۔

گلاب کے شگوفوں میں یہاں ایک ایسا کیڑا لگ گیا تھا جو ان کو کھا کر بیمار اور بدزیب بنا دیتا تھا۔ پہلے تو کیڑے مار ادویہ سے اس کا علاج کرتے رہے پھر اٹلی سے ان طفیلی بھڑوں کو برآمد کیا جو اپنی خوراک خود پیدا کرنے کی بجائے دوسروں پر پلتی ہیں (Parasitcs)۔ عام طور پر یہ طفیلی کیڑے مکوڑے نکمے سمجھے جاتے ہیں جو دوسروں کا خون چوستے ہیں اور انکی محنت پر پلتے ہیں، لیکن خدا نے ان کو بھی بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ ان طفیلی قسم کی بھڑوں نے آتے ہی گلاب کو تباہ کرنے والے کیڑوں کے اوپر اپنے ڈیرے ڈال دیئے اور ان پر انڈے دینے شروع کر دیئے۔ جب انڈوں سے بھڑوں کے بچے نکلتے تو وہ مضر کیڑوں کے اجسام کی رطوبتوں کو چوسنے لگتے حتیٰ کہ ان کے وجود کا صرف خول باقی رہ جاتا پھر یہ لاروے بھڑوں میں تبدیل ہونے لگتے اور پھر وہ اپنی خوراک کے لئے مزید مضر کیڑے تلاش کرنے لگتے۔ چونکہ ہر بھڑ مرنے سے پہلے سینکڑوں انڈے دیتی ہے اس لئے ڈیڑھ دو سال کے عرصہ میں یہ بھڑیں اب تک ۴۰ کلومیٹر قطر کے رقبہ میں پھیل چکی ہیں اور گلاب کی پنکھڑیاں پھر سے تروتازہ و توانا ہوگئی ہیں۔ سرسری نگاہ میں انسان جس چیز کو بیکار خیال کرتا ہے وہی بعض دفعہ کتنی مفید ثابت ہوتی ہے۔

جو دَور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایاتِ یار سے

(المسیح الموعودؑ)

بقیہ:۔ **مفید طبی معلومات**

بانجھ پن

جب جسم میں چربی بڑھ جائے تو عورتوں کے جسم میں اووری (OVARY) کام کرنا بند کر سکتی ہے۔ اووری کا اصل کام اووم یعنی بیضہ تولید پیدا کرنا ہے۔ جب یہ کام رک جائے تو بانجھ پن پیدا ہوتا ہے۔ وزن کم کرنے سے اووری کا کام دوبارہ ٹھیک ہو سکتا ہے۔

یہ تو موٹاپے کے چند بڑے بڑے نقصانات ہیں۔ رسول پاکؐ کے ارشادات پر عمل کر کے ان سارے نقصانات سے بھی بچا جاسکتا ہے۔ اگر خدا نخواستہ موٹاپا پیدا ہو ہی گیا ہے تو رمضان کے بابرکت مہینے سے فائدہ اٹھائیں اور وزن میں مستقل کمی کرنے کی کوشش کریں۔ وزن کم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تلی ہوئی اور گھی والی چیزوں سے پرہیز کریں۔ اگر آپ سحری میں پراٹھا اور تلا ہوا انڈا کھائیں گے اور افطاری میں تلے ہوئے سموسے اور پکوڑوں کی باری آئے گی تو وزن کم ہونا کافی مشکل ہے۔ آپ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ساری نعمتیں اعتدال کے ساتھ استعمال کریں یعنی سبزی، پھل، مرغی، مچھلی، ابلا ہوا انڈا اور گوشت۔ اور ابھی بھوک باقی ہو تو ہاتھ کھینچ لیں۔ اس طرح وزن میں کمی واقع ہوگی۔ مناسب وزن کی وجہ سے امکان ہے کہ آپ کی عمر لمبی اور صحت اچھی ہوگی جو دین و دنیا کے فرائض کی احسن رنگ میں بجا آوری کے لئے نہایت اہم ہے۔

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA

Muslim TV AHMADIYYA

Programme Schedule for Transmission from London
9th February - 22nd February 1996

Friday 9th February 1996

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith
12.00	M.T.A Variety: Speech by A Rashid Tabassum
1.00	MTA News
1.30	*Friday Sermon - Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live from London
2.40	Nazm
2.50	*Mulaqat with Huzoor (Urdu).
3.50	*Liqaa Ma'al Arab
4.50	Qaseedah
4:55	Tomorrow's Programmes.

Saturday 10th February 1996

11.30	*Darsul Quran Hadhrat khalifa-tul-Massih IV Live from London.
1.00	MTA News
1.20	Tilawat
1.30	Mulaqat: Huzoor meets Children
2.30	Children's Corner: "
3.00	Tilawat
3.10	M.T.A Variety: German, Opening Ceremony of Mubashir Studio.
3.50	*Liqaa Ma'al Arab
4.50	Qaseedah
4:55	Tomorrow's Programmes.

Sunday 11th February 1996

11.30	*Darsul Quran Hadhrat khalifa-tul-Massih IV Live from London.
1.00	MTA News
1.20	Tilawat
1.30	*Mulaqat: Huzoor meets English speaking friends.
2.30	A letter from London, by Ameer Sahib UK
3.00	Tilawat
3.10	M.T.A Variety: Presented by Amir Sahib Germany
3.50	*Liqaa Ma'al Arab
4:50	Qaseedah
4.55	Tomorrow's Programmes.

Monday 12th February 1996

11.30	*Darsul Quran - by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live from London
1:00	M.T.A. News
1.20	Tilawat
1:30	*Mulaqat
2:30	Dilbar Mera Yehi Hay, by Ch. Hadi Ali Sahib
3.00	Tilawat
3:10	M.T.A Variety: Rohani Khazaen.
3.50	*Liqaa Ma'al Arab
4.50	Qaseedah
4:55	Tomorrow's Programmes

Tuesday 13th February 1996

11.30	*Darsul Quran - by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live from London
1.00	MTA News
1.20	Tilawat
1.30	*Mulaqat: Tarjamatul Quran Class
2.30	Medical Matters
3.00	Tilawat
3.10	M.T.A Sports: All Rabwah Basketball Tournament
3.50	*Liqaa Ma'al Arab
4.50	Qaseedah
4:55	Tomorrow's Programmes.

Wednesday 14th February 1996

11.30	*Darsul Quran - by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live from London
1.00	MTA News
1.20	Tilawat
1:30	Learning Languages with Huzoor; Lesson 70
2:30	Around the globe with Lubna
3:00	Tilawat
3.10	M.T.A Variety: Islami Adaab by Ataul Mujeeb Rashid, Imam London Mosque U.K.
3.50	*Liqaa Ma'al Arab
4.50	Qaseedah
4:55	Tomorrow's Programmes.

Thursday 15th February 1996

11.30	*Darsul Quran - by Hadhrat Khalifatul Masih IV Live from London
1.00	M.T.A News
1.20	Tilawat
1.30	Learning Languages with Huzoor, Lesson 71
2.30	Medical Matters
3.00	Tilawat
3.10	M.T.A Variety: Quiz Programme from Pakistan
3.30	Children's Corner: Yassarnal Quran No.22
3:50	*Liqaa Ma'al Arab
4.50	Qaseedah
4:55	Tomorrow's Programmes

Friday 16th February 1996

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith
12.00	M.T.A Variety: Hamari Kaenat, part 9
12.30	Around the globe: with Mrs-Tayyaba Bushra
1.00	MTA News
1.30	*Friday Sermon - Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live from London
2.40	Nazm
2.50	*Mulaqat with Huzoor (Urdu).
3.50	*Liqaa Ma'al Arab
4.50	Qaseedah
4:55	Tomorrow's Programmes.

Saturday 17th February 1996

11.30	Darsul Quran Hadhrat khalifa-tul-Massih IV Live from London.
1.00	MTA News
1.20	Tilawat.
1.30	Mulaqat: Huzoor meets Children
2.30	M.T.A Variety Mir Mahmood Ahmad Nasir
3.00	Tilawat
3.10	M.T.A Variety. Programme from Germany
3.50	Liqaa Ma'al Arab
4.50	Qaseedah
4:55	Tomorrow's Programmes.

Sunday 18th February 1996

11.30	Darsul Quran Hadhrat khalifa-tul-Massih IV Live from London.
1.00	MTA News
1.20	Tilawat
1.30	Mulaqat: Huzoor meets English speaking friends.
2.30	A letter from London, by Ameer Sahib UK
3.00	Tilawat
3.05	M.T.A Variety. Programme from Germany.
3.50	Liqaa Ma'al Arab
4:50	Qaseedah
4.55	Tomorrow's Programmes.

Monday 19th February 1996

11.30	Darsul Quran - by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live from London
1:00	M.T.A. News
1.20	Tilawat
1:30	Mulaqat
2:30	Dilbar Mera Yehi Hay, by Ch. Hadi Ali Sahib
3.00	Tilawat
3:10	M.T.A Variety: Bait Bazi.
3.50	Liqaa Ma'al Arab
4.50	Qaseedah
4:55	Tomorrow's Programmes

Tuesday 20th February 1996

11.30	Darsul Quran - by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live from London
1.00	MTA News
1.20	Tilawat
1.30	Mulaqat
2.30	Medical Matters
3.00	Tilawat
3.05	M.T.A Variety: Techtalk
3.50	Liqaa Ma'al Arab
4.50	Qaseedah
4:55	Tomorrow's Programmes.

Wednesday 21st February 1996

Eid-ul-Fitr

11.30	Tilawat
11.45	Hadith
12.00	M.T.A Variety:- Eid programme from Pakistan.
1.00	MTA News
1:30	Special Eid Programme.
2.00	Eid Sermon. By Hadhrat Khalifatul Masih IV.
3.05	Eid Programme
3.30	Nazm.
3.40	Childrens Corner. Story Time.
3.50	Liqaa Ma'al Arab
4.50	Qaseedah Please listen for announcements concerning Eid programmes.

Thursday 22nd February 1996

11.30	Tilawat
11.45	Malfoozat. By Ch. Hadi Ali Sb.
12.00	M.T.A Variety. Eid Programme.
1.00	M.T.A News
1.30	Around the Globe
2.00	Mulaqat
3.05	Eid programme.
3:50	Liqaa Ma'al Arab
4.50	Qaseedah
4:55	Tomorrow's Programmes

Programmes or their timings may change without prior notice.
*** Simultaneous Translations are available for the following programmes in Urdu, English, Arabic, French, Bengali, Turkish.**
Friday Sermon - Mulaqat - Darsul Quran - Tarjamatul Quran Class - and Liqaa Ma'al Arab

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, February 9, 1996 No. 6

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو عارفانہ اشعار

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ بے مثال عاشق قرآن تھے جس کا ایک ناقابل تردید ثبوت یہ بھی ہے کہ برصغیر کا کوئی عالم دین قرآن مجید کی معجزانہ شان پر قلم اٹھاتا ہے تو حضور کا کوئی نہ کوئی شعر ان کے نوک قلم پر آ جاتا ہے۔ اس ضمن میں ایک تازہ مثال ملاحظہ ہو۔ ایک شیعہ عالم "سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ" کتاب "احسن الفوائد فی شرح العقاد" کے صفحہ ۴۶۹ پر تحریر فرماتے ہیں

کلام پاک یزداں کا نہیں ثانی کوئی ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

یہ کتاب الغدیر پرنٹنگ پریس بلاک ۷، سرگودھا کے زیرانتظام شائع ہوئی۔ مذکورہ پہلے شعر کا پہلا مصرعہ اصل میں یوں ہے

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز

ایک دلچسپ "شرعی گپ"

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا وصال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوا۔ جس کے قریباً اکیس سال بعد ۳۱ دسمبر ۱۹۲۹ء کو مجلس احرار نے آل انڈیا نیشنل کانگریس کے اجلاس لاہور میں جنم لیا۔ اس تاریخی حقیقت کے پیش نظر "مفتی محمد جمیل خان" کی یہ دلچسپ "شرعی گپ" ملاحظہ ہو۔ "شرعی" ان معنوں میں کہ یہ "امیر شریعت احرار" کے ایک ایسے شیدائی نے ایجاد فرمائی ہے جو "مفتی" بھی ہیں چنانچہ فرماتے ہیں۔

"امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ...... مجلس احرار اسلام کا مذہبی شعبہ قائم کرکے عقیدہ ختم نبوت کے لئے کام شروع کردیا۔ پورے برصغیر میں قادیانیت اور مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کے خلاف تبلیغی سرگرمیوں کا جال پھیلایا۔ قادیان میں جاکر جلسہ کیا اور عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے مناظرے ہوئے۔ مباہلوں کا چیلنج دیا گیا۔ آپکے ساتھ قاضی احسان احمد شجاع آبادی، قاضی شناء اللہ امرتسری، شیخ حسام الدین، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر، پیر مہر علی شاہ اور دیگر بڑے بڑے علماء کرام اس مشن میں شانہ بشانہ شریک قافلہ تھے" (روزنامہ جنگ جمعہ میگزین، ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۴ء صفحہ ۲۳ کالم ۲-۳)

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل

ہفت روزہ "میڈیا" لاہور ۵ تا ۲۰ مئی ۱۹۹۵ء رقمطراز ہے۔

"جماعت احمدیہ اس قدر منظم ہوچکی ہے کہ اس نے انٹرنیشنل ٹیلی ویژن سے ۱۲ گھنٹے کی نشریات خرید رکھی ہیں۔ پاکستان کے اندر احمدی تبلیغ نہیں کرسکتا۔ اس کے برعکس انٹینا پر ۱۲ گھنٹے پاکستانی عوام "مسلم ٹیلی ویژن انٹرنیشنل احمدیہ" کی نشریات دیکھتے اور سنتے ہیں اور احمدیوں کی نشریات مختلف حصوں میں تقسیم ہیں لیکن اس نشریات کو ٹیلی کاسٹ کرنے کا انداز بہت پرفریب ہے۔ ٹیلی ویژن پر ایسے ایسے حیرت انگیز دعوے کئے جاتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ احمدی اس صدی میں غالب آنے والے ہیں۔ کیا عالم اسلام، پاکستان اور مسلمان علماء کرام احمدیوں کی ترقی کا کوئی توڑ کرنے کی پوزیشن میں نہیں؟ اس سوال کا جواب وقت دے گا۔"

ختم نبوت کے ٹھیکیدار

رسالہ "القول السدید" لاہور دسمبر ۱۹۹۴ء صفحہ ۱۱،۱۲ کا اداریہ۔

"یہ بات پاکستان کی قومی اسمبلی کے ریکارڈ پر بھی موجود ہے کہ جب مرزا ناصر نے مفتی محمود کو کہا کہ مولوی صاحب ذرا میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھو اور بتاؤ کہ نبوت کے دعوے کی وجہ سے ہمیں ہی کیوں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جارہا ہے جب کہ آپ کے اکابر بھی اس جرم میں شریک ہیں تو مفتی محمود.... پسینے میں نہا گئے تھے..... مگر داد دیجئے اس بےحیائی اور بےشرمی کی کہ دیوبندی بھی قصر نبوت میں نقب زنی کے باوجود ختم نبوت کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔"

ملا کا عالمی جہاد

ایک احمدی شاعر کے چند اشعار کا انتخاب

پڑھتے ہیں کیوں نماز انہیں روک دیجئے
اللہ سے ساز باز، انہیں روک دیجئے
دن رات بھیجتے ہیں محمدؐ پہ یہ درود
ہے اس میں کوئی راز، انہیں روک دیجئے
یو۔این۔او میں کیوں سناتے ہیں قرآں کی آیتیں
حق پہ ہے ان کو ناز، انہیں روک دیجئے
دنیا سے واسطہ نہ سیاست سے ہے غرض
ہیں کتنے بےنیاز، انہیں روک دیجئے
پھیلا رہے ہیں چار طرف مصطفیٰؐ کا نور
آتے نہیں ہیں باز، انہیں روک دیجئے

"الیس اللہ بکاف عبدہ" لکھنے پر مقدمہ

[پریس ڈیسک] لاڑکانہ ضلع سندھ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دو احمدی مسلمانوں مکرم ظہور احمد صاحب ولد انور حسین صاحب اور نور حسین صاحب ولد محمد انور صاحب سکنہ انور آباد ضلع لاڑکانہ کے خلاف موٹر سائیکل پر "الیس اللہ بکاف عبدہ" لکھنے کی وجہ سے مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۹۵ء کو زیر دفعات ۲۹۸/سی، ۲۹۵/اے اور ۲۹۵/سی ایک مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

واقعات کے مطابق وارہ شہر کے ایک مولوی محمد صدیق ولد محمد عمر (جو سکول والی مسجد کا پیش امام اور خطیب ہے) نے پولیس کے اعلیٰ افسران کو ایک درخواست دی کہ ۱۰ ستمبر ۹۵ء کو صبح کے وقت اسے چند اشخاص نے بتایا کہ مذکورہ بالا دو احمدی وارہ شہر کے مین چوک میں موٹر سائیکل پر سوار ہو کر آئے اور ان کے موٹر سائیکل پر "الیس اللہ بکاف عبدہ" کی آیت لکھی ہوئی تھی۔ چونکہ مذکورہ بالا دونوں احمدی ہیں اس لئے وہ پاکستان کے قانون کے مطابق آیت قرآنی کا استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ اس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں اس لئے ان دونوں کے خلاف ۲۹۸/سی اور توہین رسالت کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔

چنانچہ پولیس نے مقدمہ درج کر کے احمدی مسلمانوں کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے پاکستانی بھائیوں کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالمسرور چوہدری)

پاکستان ایک سنی سٹیٹ ہوگی؟

(پاکستان) ستمبر ۹۵ء میں پاکستان میں ایک فوجی سازش پکڑی گئی تھی جس نے صدر پاکستان، وزیراعظم اور انکے اہل و عیال اور فوجی کمانڈروں کو قتل کرکے حکومت پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ پروگرام کے مطابق جنرل عباسی کو امیرالمومنین مقرر کیا جانا تھا۔ باغی افسروں کے مجوزہ "امیرالمومنین" نے ملک میں اقتدار سنبھالنے کے بعد جو پہلا خطاب قوم سے کرنا تھا اس کا جو متن اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

★ پاکستان آج سے ایک سنی سٹیٹ ہے۔ ہم مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کرتے ہیں تمام عدالتیں آج سے فقہ حنفی کے مطابق فیصلے کریں گی۔

★ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر شخص جو مدعی نبوت ہو اور اس کے ماننے والے خارج از اسلام ہیں اور چاہے انکی تعداد کتنی بھی کیوں نہ ہو وہ سب کے سب مرتد اور واجب القتل ہیں۔

★ اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی عظمت شان کے خلاف یا اصحاب رسولؐ یا اہل بیت رسولؐ کی شان کے خلاف کچھ کہنے والا بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی بھی طرح گستاخی کا مرتکب مستوجب سزا شرعی ہوگا۔

★ عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی اور سودی نظام ختم کردیے گئے ہیں۔ ڈش انٹینا اور فلم انڈسٹری پر مکمل پابندی اور ویڈیو دکانیں سربمہر کردی گئی ہیں۔

★ ملک میں صلوۃ و زکوۃ کا نظام فوری رائج کردیا گیا ہے۔ تمام مساجد سے بیک وقت اذان بلند ہوگی جس کے ساتھ ہی تمام کاروبار بند ہوجائے گا۔ ہر چھوٹے بڑے ملازم کے لئے باجماعت نماز ادا کرنا لازمی ہوگا اسکی خلاف ورزی جرم متصور ہوگا۔ سرکاری ملازمین کو قید اور ملازمت سے سبکدوشی کی سزا ہوگی۔

★ ملک میں خواتین کے لئے شرعی پردہ لازم قرار دے دیا گیا ہے۔ اخبارات وغیرہ میں خواتین کی تصاویر کی اشاعت پر پابندی ہوگی۔

★ کلیدی عہدوں پر صرف راسخ العقیدہ مسلمان ہی فائز رہ سکیں گے۔

★ مساجد میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت ہوگی مگر باقی ہر جگہ مثلاً ہوٹلوں، ویگنوں وغیرہ میں مکمل پابندی، کسی طرح کا کوئی فلمی یا گانے کا کیسٹ بجانا ممنوع ہوگا۔

یہ تقریر مولانا عبدالقادر ڈیروی نے لکھ کر دی تھی۔

Muslim Television Ahmadiyya

ایم ٹی اے کی نئی انتظامیہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے لئے حسب ذیل نئی انتظامیہ کمیٹی مقرر فرمائی ہے۔

چیئرمین نمبر ایک: مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب
چیئرمین نمبر دو: مکرم عطاء المجیب صاحب راشد
سیکرٹری: مکرم رفیق احمد صاحب حیات
ممبران: مکرم منیرالدین صاحب شمس
مکرم شجر احمد صاحب فاروقی
مکرم مبارک احمد صاحب ظفر
مکرم منیر احمد صاحب جاوید

(ہادی علی چوہدری۔
قائم مقام چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد